اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت فی پرچہ

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل ہفتہ میں دو بار

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۴۹	مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۳ء یوم جمعہ	مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۱۸ر دسمبر احمدی مجاہدین کا ایک اور وفد علاقہ ارتداد کی روانہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بعد نماز فجر مسجد مبارک سے رخصت فرمایا۔

۱۴ر تاریخ بروز جمعہ انجمن ارشاد کے جلسہ میں جناب مفتی محمد صادق صاحب نے مذاہب امریکہ پر انگریزی میں تقریر فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اردو میں اس کا مفہوم بیان فراتے ہوئے بعض باتوں پر تنقید فرمائی۔

سالانہ اجتماع میں شمولیت ہر ایک احمدی کیلئے ضروری ہے

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت ہمیں اپنی زندگی میں ایک اور موقع نصیب ہوا ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقام قادیان دار الامان میں جمع ہوکر ان برکات اور فیوض سے بہرہ اندوز ہوں۔ جو جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ اور جن کو مد نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود نے اس اجتماع کی بنیاد اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی تھی۔

سالانہ جلسہ ہی ایک ایسا موقع ہے۔ جبکہ اس تیرہ و تار زمانہ میں حق و صداقت کی شیدائی روحیں سب سے زیادہ تعداد میں اسجگہ جمع ہوتی ہیں۔ جہاں سے روحانیت کا چشمہ پھوٹا اور اس وجہ سے دنیا میں مقدس اور متبرک مقام ٹھہرا دنیا کے بندھنوں اور ہر قسم کی روکاوٹوں کو ہٹا کر حق کی آواز پر لبیک کہنے والوں کا اجتماع اور ایسی جگہ اجتماع جس کو خدا تعالیٰ نے مورد افضال قرار دیا اتنی بڑی نعمت ہے۔ جس کی قدر ہر اس شخص کو کرنی چاہیئے جو روحانیت سے حصہ رکھتا اور برکات الٰہی کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔

پھر یہی ایک ایسا موقع ہے۔ جبکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس شمع نورانی کے پروانوں کے دیدار فرحت آثار

تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

اخبار

ہفتہ میں دوبار

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۴۹	مورخہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۳ء	یوم جمعہ	مطابق ۱۲ر جمادی الاول ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۱۷ر دسمبر احمدی مجاہدین کا ایک اور وفد علاقہ ارتداد کی روانہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بعد نماز فجر مسجد مبارک سے رخصت فرمایا۔

۱۴ر تاریخ بروز جمعہ انجمن ارشاد کے جلسہ میں جناب مفتی محمد صادق صاحب نے مذاہب امریکہ پر انگریزی میں تقریر فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اردو میں اس کا مفہوم بیان فرماتے ہوئے بعض باتوں پر تنقید فرمائی ٭

سالانہ اجتماع میں شمولیت ہر ایک احمدی کیلئے ضروری ہے

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت ہمیں اپنی زندگی میں ایک اور موقع نصیب ہوا ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقام قادیان دار الامان میں جمع ہو کر ان برکات اور فیوض سے بہرہ اندوز ہوں۔ جو جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور جن کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعود نے اس اجتماع کی بنیاد اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی تھی۔

یہ اسجگہ جمع ہوتی ہیں۔ جہاں سے روحانیت کا چشمہ پھوٹا اور اس وجہ سے دنیا میں مقدس اور متبرک مقام ٹھہرا دنیا کے بندھنوں اور ہر قسم کی رکاوٹوں کو ہٹا کر حق کی آواز پر لبیک کہنے والوں کا اجتماع اور ایسی جگہ اجتماع جس کو خدا تعالیٰ نے مورد افضال قرار دیا اتنی بڑی نعمت ہے۔ جس کی قدر ہر اس شخص کو کرنی چاہیئے جو روحانیت سے حصہ رکھتا اور برکات الٰہی کو حاصل کرنا چاہتا ہے ٭

سالانہ جلسہ ہی ایک ایسا موقع ہے۔ جبکہ اس تیرہ و تار زمانہ میں حق و صداقت کی شیدائی روحیں سب سے زیادہ تعداد

پھر یہی ایک ایسا موقع ہے۔ جبکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس شمع نورانی کے پروانوں کے دیدار و زیارت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے حصہ مل سکتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے دنیا کو منور کرنے کے لئے ... اور جس سے تاریک سے تاریک قلوب منور ہو گئے۔ کیا ان اصحاب کرام کی ملاقات کوئی معمولی بات ہے۔ جنہوں نے اپنے قول اور فعل سے اسوقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا فرستادہ اور راستباز قرار دیا جبکہ آپ کی شان ہزار ہا قسم کے پردوں میں مستور تھی۔ اور مخالفت کی آندھیاں بڑے زور کے ساتھ ہر طرف سے چل رہی تھیں۔ ایسی حالت میں آپ کی معرفت حاصل ہونا اور پھر اس معرفت کا مخالفین کے جور و ستم سہتے ہوئے روز بروز بڑھنا کوئی معمولی بات نہیں۔ ایسے وجود جماعت احمدیہ کے لئے مایۂ صد فخر و ناز ہیں۔ کیونکہ وہ مجسم حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل اور بعد میں آنیوالوں کے لئے عزم و استقلال۔ اخلاص اور فدائیت کا زندہ نمونہ ہیں۔ ان کے دیکھنے سے چونکہ ہمت اور جرأت میں اضافہ ہوتا۔ اور قلب میں ولولہ اور جوش لہریں مارنے لگتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ کم از کم سال میں ایک دفعہ ان کی نورانی شکلوں کو دیکھ لیا جائے۔ اور اس کے لئے سالانہ اجتماع سے بڑھ کر موزوں اور مناسب موقع کوئی نہیں ہو سکتا ٭

پھر وہ وجود باجود جو حضرت مسیح موعود کے دم عیسوی سے زندہ ہوئے۔ جنہوں نے آپکی صحبت میں رہ کر تعلیم و تربیت پائی۔ جنہوں نے آپ کے سایہ میں روحانیت کی منزلیں طے کیں۔ جنہوں نے آپ کے کلمات طیبات سے روحانی غذا حاصل کی۔ ان کے خطبات اور ارشادات سے مستفیض ہونے کا خاص موقع بھی سالانہ جلسہ ہی ہے۔ اسلئے اپنے ضروری کاموں کا ہرج کر کے بھی اس اجتماع میں شامل ہونا ہر ایک احمدی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اور کام تو دوسرے اوقات میں بھی کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ نعمت مجموعی طور پر کسی اور وقت میں حاصل نہیں ہو سکتی

پھر وہ پاک وجود جس کے سپرد خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت کی نگہبانی کی ہے۔ اور جس کے نازک کندھوں پر یہ بوجھ رکھا ہے۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سالانہ جلسہ آپ کے انفاس قدسی سے بہرہ اندوز ہونے کا بہترین موقع ہے۔ کیونکہ آپ اس موقع پر اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے جامع مانع اور روحانیت سے پُر تقریریں فرماتے ہیں۔ کہ سال میں صرف ایک دفعہ آنیوالوں کی کمی کا ازالہ ہو سکے۔ اور وہ روحانیت کے حصول میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ پس اگر کوئی اس موقع پر بھی نہیں آتا۔ تو سمجھ لے کہ اپنے ہاتھوں وہ کس قدر نقصان اٹھاتا اور اپنا کس قدر زیان کرتا ہے۔ اس نقصان سے بچنے کے لئے کیا اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ سارے سال میں سے چند دن کی فرصت نکالی جائے اور ان ایام کو دارالامان میں صرف کیا جائے ٭

پھر یہی وہ موقع ہے۔ جبکہ ان کوششوں پر نظر کی جاتی ہے۔ جو جماعت احمدیہ نے گذشتہ سال خدا کے دین کے لئے کیں۔ اور آئندہ کے لئے اس کے سامنے نیا پروگرام رکھا جاتا ہے۔ اور یہ ایسا ضروری امر ہے کہ جو شخص اپنے ماضی کو دیکھنے اور مستقبل کیلئے تیار ہونے کی ضرورت نہیں محسوس کرتا۔ اس کو قطعاً زندہ قوم کا زندہ فرد نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ زندہ انسان جس بات کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے لیتا ہے اس کے متعلق وہ لازمی طور پر دیکھتا ہے۔ کہ میں نے کیا کیا اور ابھی مجھے کیا کرنا ہے۔ پس ہر ایک وہ شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا۔ اور اس طرح ایک زندہ جماعت کا فرد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا نہایت ضروری فرض ہے۔ کہ سوائے کسی خاص مجبوری کے سالانہ جلسہ میں شامل ہو کر دیکھے۔ کہ جماعت احمدیہ نے کیا کچھ کیا۔ اور اسے آئندہ کرنے کے لئے کیا کہا گیا ہے۔ تاکہ وہ بھی اس کام میں حصہ لے سکے۔ اور اپنے اس فرض سے سبکدوش ہو سکے۔ جو احمدی کہلا کر اس نے اپنے ذمہ لیا ہے ٭

آنیوالا جلسہ اپنے اندر کئی ایک خصوصیات رکھتا ہے مثلاً اب کے بعض ایسے حضرات بھی تقریریں کرینگے۔ جنہوں نے کئی سال سے تقریریں نہیں کیں۔ علاوہ ازیں فتنہ ارتداد جس نے ہندوستان کے مسلمانوں میں زلزلہ عظیم برپا کر رکھا ہے اسکے خلاف ہماری جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے جو عظیم الشان کام کیا ہے۔ اور باوجود انتہا درجہ کی مشکلات کے جو نہ صرف مخالفین اسلام کی طرف سے بلکہ مسلمان کہلانیوالوں اور اسلام کے ہمدرد ہونے کا دعویٰ رکھنے والوں کی طرف سے پیش آئیں جیسی کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ پیش کیجائیگی آج تک احباب اس کے متعلق اخباروں کے ذریعہ حالات معلوم کرتے رہے ہیں۔ لیکن سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ جرنیل جو میدان ارتداد میں شروع سے لیکر اسوقت تک سینہ سپر ہے یعنی چودہری فتح محمد خان صاحب ایم اے وہ اپنی زبان سے حالات سنائینگے۔ ان حالات کا سننا اسلئے بھی ضروری ہے کہ یہ پہلا قدم ہے۔ جو ہماری جماعت نے اس رنگ میں اٹھایا ہے۔ اور یہ ابتدا ہے۔ ان عظیم الشان مہمات دینیہ کی جو ہماری جماعت آئندہ سرانجام دینے والی ہے ٭

یہ چند باتیں محض اسلئے عرض کر دی گئی ہیں۔ کہ اگر کسی احمدی نے جو جلسہ پر آ سکتا ہے کسی چھوٹے موٹے عذر کی وجہ سے یا اپنی سستی اور کوتاہی کے باعث آنے کا ارادہ نہ کیا ہو۔ تو اسے تحریک ہو جائے۔ ورنہ جلسہ کی برکات نہ گنائی گئی ہیں اور نہ گنائی جا سکتی ہیں ٭

اس موقع پر ہم احباب کو پھر یہ تحریک کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھ دوسرے لوگوں کو لانے کی بھی پوری پوری کوشش کریں۔ اور اس طرح دوہرے ثواب کے مستحق بنیں۔ کسی کو ہدایت دینا اور سیدھا رستہ دکھانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ لیکن سالانہ جلسہ ایسا موقع ہے کہ بہت سے لوگوں کے غلط اور بے بنیاد شکوک اور شبہات کا اس سے ازالہ ہو سکتا ہے۔ اور ان کے لئے ہدایت پالینا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ احباب حق پسندوں کو لانے کی ضرور کوشش کریں ٭

اب کے مستورات کا جلسہ بھی گذشتہ سال کی طرح نہایت اہتمام اور انتظام کے ساتھ ہوگا۔ اور چونکہ انکی تعلیم و تربیت نہایت ضروری ہے۔ اسلئے احباب مستورات کو بھی جلسہ سے مستفیض ہونے کا موقع دیں۔ اور انہیں ضرور ساتھ لاویں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے حصہ مل سکتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے دُنیا کو نمونہ کرنے کیلئے ۔ اور جس سے تاریک سے تاریک قلوب منور ہو گئے۔ کیا ان اصحاب کرام کی ملاقات کوئی معمولی بات ہے۔ جنھوں نے اپنے قول اور فعل سے اسوقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا فرستادہ اور راست باز ثابت کیا جبکہ آپ کی شان ہزار ہا قسم کے پردوں میں مستور تھی۔ اور مخالفت کی آندھیاں بڑے زور کے ساتھ ہر طرف سے چل رہی تھیں۔ ایسی حالت میں آپ کی معرفت حاصل ہونا اور پھر اس معرفت کا مخالفین کے جور و ستم سہتے ہوئے روز بروز بڑھنا کوئی معمولی بات نہیں۔ ایسے وجود جماعت احمدیہ کے لئے مایہ صد فخر و ناز ہیں۔ کیونکہ وہ مجسم حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل اور بعد میں آنیوالوں کے لئے عزم و استقلال۔ اخلاص اور فدائیت کا زندہ نمونہ ہیں۔ ان کے دیکھنے سے چونکہ ہمت اور جرأت میں اضافہ ہوتا۔ اور قلب میں ولولہ اور جوش لہریں ملنے لگتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ کم از کم سال میں ایک دفعہ ان کی نورانی شکلوں کو دیکھ لیا جائے۔ اور اس کے لئے سالانہ اجتماع سے بڑھ کر موزون اور مناسب موقع کوئی نہیں ہو سکتا ؛

پھر وہ وجود با وجود جو حضرت مسیح موعود کے دم عیسوی سے زندہ ہوئے۔ جنھوں نے آپکی صحبت میں رہ کر تعلیم و تربیت پائی۔ جنھوں نے آپ کے سایہ میں رُوحانیت کی منزلیں طے کیں۔ جنھوں نے آپ کے کلمات طیبات سے روحانی غذا حاصل کی۔ ان کے خطبات اور ارشادات سے مستفیض ہونے کا خاص موقع بھی سالانہ جلسہ ہی ہے۔ اسلئے اپنے ضروری کاموں کا ہرج کر کے بھی اس اجتماع میں شامل ہونا ہر ایک احمدی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اور کام تو دوسرے اوقات میں بھی کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ نعمت مجموعی طور پر کسی اور وقت میں حاصل نہیں ہو سکتی

پھر وہ پاک وجود جس کے سپرد خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت کی نگہبانی کی ہے۔ اور جس کے نازک کندھوں پر یہ بوجھ رکھا ہے۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بر سالانہ جلسہ آپ کے انفاس قدسی سے بہرہ اندوز ہونے کا بہترین موقع ہے۔ کیونکہ آپ اس موقع پر اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے جامع مانع اور رُوحانیت سے پُر تقریرین فرماتے ہیں۔ کہ سال میں صرف ایک دفعہ آنیوالوں کی کمی کا ازالہ ہو سکے۔ اور وہ روحانیت کے حصول میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ پس اگر کوئی اس موقع پر بھی نہیں آتا۔ تو سمجھ لے کہ اپنے ہاتھوں وہ کس قدر نقصان اٹھاتا اور اپنا کس قدر زیان کرتا ہے اس نقصان سے بچنے کے لئے کیا اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ سارے سال میں سے چند دن کی فرصت نکالی جائے اور ان ایام کو دارالامان میں صرف کیا جائے ؛

پھر یہی وہ موقع ہے۔ جبکہ ان کوششوں پر نظر کی جاتی ہے۔ جو جماعت احمدیہ نے گذشتہ سال خدا کے دین کے لئے کیں۔ اور آیندہ کے لئے اس کے سامنے نیا پروگرام رکھا جاتا ہے۔ اور یہ ایسا ضروری امر ہے کہ جو شخص اپنے ماضی کو دیکھنے اور مستقبل کیلئے تیار ہونے کی ضرورت نہیں محسوس کرتا۔ اس کو قطعاً زندہ قوم کا زندہ فرد نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ زندہ انسان جس بات کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے لیتا ہے اس کے متعلق وہ لازمی طور پر دیکھتا ہے۔ کہ میں نے کیا کیا اور ابھی مجھے کیا کرنا ہے۔ پس ہر ایک وہ شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا۔ اور اس طرح ایک زندہ جماعت کا فرد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا نہایت ضروری فرض ہے۔ کہ سوائے کسی خاص مجبوری کے سالانہ جلسہ میں شامل ہو کر دیکھے۔ کہ جماعت احمدیہ نے کیا کچھ کیا۔ اور اسے آیندہ کرنے کے لئے کیا کہا گیا ہے۔ تاکہ وہ بھی اس کام میں حصہ لے سکے۔ اور اپنے اس فرض سے سبکدوش ہو سکے۔ جو احمدی کہلا کر اس نے اپنے ذمہ لیا ہے ؛

آنیوالا جلسہ اپنے اندر کئی ایک خصوصیات رکھتا ہے۔ مثلاً اب کے بعض ایسے حضرات بھی تقریریں کرینگے۔ جنھوں نے کئی سال سے تقریریں نہیں کیں۔ علاوہ ازیں فتنہ ارتداد جس نے ہندوستان کے مسلمانوں میں زلزلہ عظیم برپا کئے رکھا۔ اسکے خلاف ہماری جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے جو عظیم الشان کام کیا ہے۔ اور با وجود انتہا درجہ کی مشکلات کے جو نہ صرف مخالفین اسلام کی طرف سے بلکہ کہلانیوالوں اور اسلام کے محمود ہونے کا دعویٰ رکھنے والوں کی طرف سے پیش آئیں۔ جیسی کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ پیش کیجیو بج آج تک احباب اس کے متعلق اخباروں کے ذریعہ حالات معلوم کرتے رہے ہیں۔ لیکن سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ جرنیل جو میدان ارتداد میں شروع سے لیکر اسوقت تک سینہ سپر ہے یعنی چودہری فتح محمد خان صاحب وہ اپنی زبان سے حالات سنائینگے۔ ان حالات کا سُننا اسلئے بھی ضروری ہے کہ یہ پہلا قدم ہے۔ جو ہماری جماعت نے اس رنگ میں اٹھایا ہے۔ اور یہ ابتدا ہے۔ ان عظیم الشان مہمات دینیہ کی جو ہماری جماعت آیندہ سر انجام دینے والی ہے ؛

یہ چند باتیں محض اسلئے عرض کر دیگئی ہیں۔ کہ اگر کسی احمدی کو جو جلسہ پر آسکتا ہے کسی چھوٹے موٹے عذر کی وجہ سے یا محض سستی اور کوتاہی کے باعث آنے کا ارادہ نہ کیا ہو۔ تو اسے تحریک ہو جائے۔ ورنہ جلسہ کی برکات نہ گنائی گئی ہیں نہ گنائی جا سکتی ہیں ؛

اس موقع پر ہم احباب کو پھر یہ تحریک کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھ دوسرے لوگوں کو لانے کی بھی پوری پوری کوشش کریں۔ اور اس طرح وہ ہر نوع کے مستحق بنیں۔ کسی کو ہدایت دینا اور سیدھا رستہ دکھانا خدا کا کام ہے۔ لیکن سالانہ جلسہ ایسا موقع ہے کہ بہت سے لوگوں کے غلط اور بے بنیاد شکوک اور شبہات کا اس سے ازالہ ہو سکتا ہے۔ اور ان کے لئے ہدایت پالینا بہت سہل ہو جاتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ احباب حق پسند لوگوں کو لانے کی ضرور کوشش کریں ؛

اب کے مستورات کا جلسہ بھی گذشتہ سال کی طرح نہایت اہتمام اور انتظام کے ساتھ ہوگا۔ اور چونکہ انکی تعلیم بھی نہایت ضروری ہے۔ اسلئے احباب مستورات کو بھی جلسہ سے مستفیض ہونے کا موقع دیں۔ اور انہیں ضرور ساتھ لاویں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان۔ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۳ء

دیوبندی فتنہ کا ظہور پر فتور

احمدی جماعت کی نسبت ایک فتوے کا جواب

احمدیوں پر کفر کا فتوے لگانیوالوں پر کفر کا فتوے

غل مچاتے ہیں۔ کہ یہ کافر ہے۔ اور دجال ہے
میں تو خود رکھتا ہوں انکے دیں سے اور ایماں سے عار
گر یہی دیں ہے۔ جو ہے ان کے خصائل سے عیاں
میں تو اک کوڑی کو بھی لینا نہیں ہوں زینہار
جان و دل سے ہم نثارِ ملت اسلام ہیں
لیک دیں وہ رہ نہیں جس پر چلیں اہل نقار
(حضرت مسیح موعود)

اخبار زمیندار مورخہ ۸ ر نومبر میں جناب مولوی ابو الکلام صاحب آزاد کا ایک فتویٰ احمدی جماعت کی نسبت شائع ہوا ہے۔ جس کی تردید میں روزانہ اخبار مبلغ دہلی (۵ ر دسمبر) میں ایک مضمون بعنوان "کیا مرزائی ملت اسلامیہ میں داخل ہیں" شائع ہوا ہے۔ یہی مضمون دوسرے مسلمان اخبارات میں بھی چھپا ہے۔ قبل اس کے کہ اس کے جواب میں کچھ لکھا جائے ناظرین سے دیوبندی نامہ نگار کہو یا مفتی۔ اس کا انٹروڈیوس کرانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپ کا نام میرک شاہ ہے۔ سنا ہے۔ آپ مدرسہ دیوبند میں معلم بھی رہ چکے ہیں۔ اور میدان فتنہ ارتداد میں آپ مبلغین دیوبند کے امیر ہیں۔ ماشاء اللہ آپ بڑے محقق ہیں۔ آپ کی تحقیق وتدقیق۔ اور آپ کا تبحر علمی انتہائی نقطہ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ اسی لئے آپ بہت ہوشیار اور مسلمانوں کی ہر طرح خبر گیری کرنیوالے اور ان کی ہر حرکت وسکون سے بخوبی واقفیت رکھنے کے مدعی ہیں۔ ہمیں تو آپ کی ہوشیاری قابلیت اور واقفیت میں اسی دن سے کوئی شبہ باقی نہ رہا تھا۔ جب کہ آپ سے کہا گیا تھا۔ کہ دیوبند کے ارد گرد بہت سے ایسے دیہات ہیں۔ جن میں تبلیغ کی سخت ضرورت ہے۔ وہاں تبلیغ کرنی چاہیئے۔ تو آپ نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے اپنے مصاحبوں سے دریافت کیا تھا۔ کہ دیوبند کس ضلع میں ہے واقعی واقفیت ہو تو ایسی ہو لیکن ایسے علماء دین کو دنیوی امور سے کیا تعلق اور کیا ضرورت۔ کہ وہ ایسی باتوں میں اپنا وقت عزیز ضائع کریں۔

آپ کے اس طول طویل مضمون کے لکھنے اور خامہ فرسائی کرنے کی غرض و غایت صرف یہ ہے۔ جس کو آپ نے جلی الفاظ میں ظاہر فرمایا کہ

"مرزائی ملت اسلامیہ سے خارج ہیں"۔

اس وقت ان کو اس بات کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ سمجھدار ملکانہ لوگ اور وہ احباب جنہوں نے میدان ارتداد میں دورہ کر کے بچشم خود حالات کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ جس محنت اور جانفشانی اور ہمت واستقلال سے احمدی مبلغوں نے کام کیا ہے۔ اور کسی جماعت نے نہیں کیا۔ اس بات کو دشمن اسلام بھی کئی مرتبہ تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ ظاہر کر چکا ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار پرتاب اپنے ۱۹ ر نومبر کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ "احمدی فرقہ نے شدھی کے خلاف بڑا سرگرم کام کیا" باوجود اس کے ابھی جب کہ دشمن اسلام میدان مقابلہ میں کھڑا ہے۔ دیوبندیوں کے اس مولوی نے جماعت احمدیہ سے تصادم شروع کر دیا ہے۔ تاکہ لوگوں کو یہ بتائے۔ کہ اگر ہم آریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو کیا احمدی جماعت کے بھی مقابلہ میں ہاتھ پاؤں نہیں مار سکتے۔ اور سمجھدار مسلمان ان کی اس چال کو خوب سمجھ رہے ہیں۔ ایک دن آگرہ میں دو دکاندار گفتگو کر رہے تھے۔ ایک نے کہا۔ اب تو مولویوں نے قادیانیوں کے خلاف علانیہ تقریریں کرنی شروع کر دی ہیں۔ دوسرے نے کہا۔ اگر "یہ ایسا نہ کریں۔ تو گھر میں جا کر کیا یہ کام بتائیں گے۔ کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہے تھے۔

دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ جب علاقہ ارتداد میں ملکانوں نے مبلغین جماعت احمدیہ کو جوش اور ایثار اور خلوص نیت سے کام کرتے دیکھا۔ اور دوسری طرف ان علماء نے انہیں یہ کہنا شروع کیا۔ کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ مرتد ہیں۔ زندیق ہیں۔ ان کے ساتھ کھانا کھانا چلنا۔ پھرنا۔ غرض کہ کسی قسم کا معاملہ کرنا شرعاً درست نہیں۔ تو ان میں سے بعض ذی عقل اصحاب ان کی باتوں کو خلاف واقعہ دیکھ کر احمدی جماعت میں داخل ہو گئے۔ اور ان علماء کی ایسی باتیں کرنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اس علاقہ میں روز بروز پھیلنے لگی۔ اس پر ان مولویوں نے احمدی جماعت کے خلاف تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ اپنے بغض کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۳ء

دیوبندی فتنہ کا ظہور پر فتور

احمدی جماعت کی نسبت ایک فتوے کا جواب

احمدیوں پر کفر کا فتوے لگانیوالوں پر کفر کا فتوے

غل مچاتے ہیں۔ کہ یہ کافر ہے۔ اور دجال ہے
میں تو خود رکھتا ہوں انکے دیں سے اور ایماں سے عار
گر یہی دیں ہے۔ جو ہے ان کے خصائل سے عیاں
میں تو اک کوڑی کو بھی لینا نہیں ہوں زینہار
جان و دل سے ہم نثار ملت اسلام ہیں
لیک دیں وہ رہ نہیں جس پر چلیں اہل نقار
(حضرت مسیح موعود)

اخبار زمیندار مورخہ ۱۸ رنومبر میں جناب مولوی ابو الکلام صاحب آزاد کا ایک فتویٰ احمدی جماعت کی نسبت شائع ہوا ہے۔ جس کی تردید میں روزانہ اخبار مبلغ دہلی (۵ ردسمبر) میں ایک مضمون بعنوان "کیا مرزائی ملت اسلامیہ میں داخل ہیں؟" شائع ہوا ہے۔ یہی مضمون دوسرے مسلمان اخبارات میں بھی چھپا ہے۔ قبل اس کے کہ اس کے جواب میں کچھ لکھا جائے۔ ناظرین سے دیوبندی نامہ نگار کہو یا مفتی۔ اس کا انٹروڈیوس کرانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپ کا نام مبارک شاہ ہے۔ سنا ہے۔ آپ مدرسہ دیوبند میں معلم بھی رہ چکے ہیں۔ اور میدان فتنہ ارتداد میں آپ مبلغین دیوبند کے امیر ہیں۔ ماشاء اللہ آپ بڑے محقق ہیں۔ آپ کی تحقیق و تدقیق۔ اور آپ کا تبحر علمی انتہائی نقطہ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ اسی لئے آپ بہت ہوشیار اور مسلمانوں کی ہر طرح خبر گیری کرنیوالے اور ان کی ہر حرکت و سکون سے بخوبی واقفیت رکھنے کے مدعی ہیں۔ یہاں تو آپ کی ہوشیاری قابلیت اور واقفیت میں اس وقت سے کوئی شبہ باقی نہ رہا تھا۔ جب کہ آپ سے کہا گیا تھا۔ کہ دیوبند کے ارد گرد بہت سے ایسے دیہات ہیں۔ جن میں تبلیغ کی سخت ضرورت ہے۔ وہاں تبلیغ کرنی چاہیئے۔ تو آپ نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے اپنے مصاحبوں سے دریافت کیا تھا۔ کہ دیوبند کس ضلع میں ہے۔ جو واقعی واقفیت ہو تو ایسی ہو۔ لیکن ایسے علماء دین کو دنیوی امور سے کیا تعلق اور کیا ضرورت۔ کہ وہ ایسی باتوں میں اپنا وقت عزیز ضائع کریں۔

آپ کے اس طول طویل مضمون کے لکھنے اور خامہ فرسائی کرنے کی غرض و غایت صرف یہ ہے۔ جس کو آپ نے جلی الفاظ میں ظاہر فرمایا کہ

"مرزائی ملت اسلامیہ سے خارج ہیں"۔

اس وقت ان کو اس بات کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ سمجھدار ملکانہ لوگ۔ اور وہ احباب جنہوں نے میدان ارتداد میں دورہ کر کے بچشم خود حالات کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ جس محنت اور جانفشانی اور ہمت واستقلال سے احمدی مبلغوں نے کام کیا ہے۔ اور کسی جماعت نے نہیں کیا۔ اس بات کو دشمن اسلام بھی کئی مرتبہ تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ ظاہر کر چکا ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار پرتاپ اپنے ۱۹ رنومبر کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ "احمدی فرقہ نے شدھی کے خلاف بڑا سرگرم کام کیا"۔ باوجود اس کے ابھی جب کہ دشمن اسلام میدان مقابلہ میں کھڑا ہے۔ دیوبندیوں کے اس مولوی نے جماعت احمدیہ سے تصادم شروع کر دیا ہے۔ تاکہ لوگوں کو یہ بتائے۔ کہ اگر ہم آریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو کیا احمدی جماعت کے بھی مقابلہ میں ہاتھ پاؤں نہیں مار سکتے۔ اور سمجھدار مسلمان ان کی اس چال کو خوب سمجھ رہے ہیں۔ ایک دن آگرہ میں دو دکاندار گفتگو کر رہے تھے۔ ایک نے کہا۔ اب تو مولویوں نے قادیانیوں کے خلاف علانیہ تقریریں کرنی شروع کر دی ہیں۔ دوسرے نے کہا۔ اگر ایسا نہ کریں۔ تو گھروں میں جا کر کیا یہ کام بتائیں گے۔ کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھے رہے تھے۔

دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ جب علاقہ ارتداد میں ملکانوں نے مبلغین جماعت احمدیہ کو جوش اور ایثار اور خلوص نیت سے کام کرتے دیکھا۔ اور دوسری طرف ان علماء نے انہیں یہ کہنا شروع کیا۔ کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ مرتد ہیں۔ زندیق ہیں۔ ان کے ساتھ کھانا کھانا چلنا۔ پھرنا۔ غرض کہ کسی قسم کا معاملہ کرنا شرعاً درست نہیں۔ تو ان میں سے بعض ذی عقل اصحاب ان کی باتوں کو خلاف واقعہ دیکھ کر احمدی جماعت میں داخل ہو گئے۔ اور ان علماء کی ایسی باتیں کرنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اس علاقہ میں روز بروز پھیلنے لگی۔ اس پر ان مولویوں نے احمدی جماعت کے خلاف تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ اپنے بغض کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر ہمیں ایسے بغضوں کی کیا پرواہ ہے

سخت جاں ہیں ہم کسی کے بغض کی پرواہ نہیں
دل قوی رکھتے ہیں ہم دردوں کی ہے ہم کو سہار

تیسری وجہ ان کے اس قسم کے فتاوی شائع کرنیکی یہ ہے۔ کہ تا حضرت مسیح موعود کی صداقت اپنے ہاتھوں سے ظاہر کریں۔ جیسا کہ خدا تعالے فرماتا ہے۔ لا یحیق المکر السیئ الا باھلہ۔ دیکھو مہدی معہود اور مسیح موعودؑ کی نسبت آثار میں لکھا ہے۔ کہ ان کو علماء کافر کہیں گے۔ اور دین کو خراب کرنیوالا بتائینگے

(الف) ملاحظہ ہو حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب والئے ریاست بھوپال۔

"چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیائے سنت و اماتت بدعت فرمایند۔ علماء وقت کہ خوگر تقلید و اقتدار مشائخ و آباء خود باشند گویند ایں مرد خانہ برانداز دین و ملت ماست و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم تکفیر و تضلیل وے کنند"

(ب) ملاحظہ ہو مکتوبات احمدیہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مکتوب ۵۵ جلد ثانی ص ۱۰۷

"نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات اور اعلی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام از کمال دقت غموض ماخذ انکار نمائیند و مخالف کتاب و سنت دانستند"

پس ان اقوال کی صداقت اس طرح ثابت ہوئی کہ حضرات علماء نے حضرت مسیح موعودؑ کے اجتہادی مسائل سے بوجہ باریک اور دقیق ماخذ ہونے کے انکار کیا۔ اور مخالف کتاب اور سنت کہا۔

اب میں ان باتوں کو لیتا ہوں۔ جن کو احمدی جماعت کے ملت اسلام سے خارج ہونیکی بنا قرار دیا گیا ہے اور وہ دو ہیں:۔

پہلی یہ کہ

"آیت خاتم النبیین کے الفاظ کو الفاظ قرآنی مانتے ہوئے۔ اس کے معنے تمام امت کے اجماع اور منطوق متبادر کے خلاف بیان کرتے ہیں"

دوسری یہ کہ

"قرب قیامت میں عیسیٰ ابن مریم کے آسمان سے اترنے کی بھی مرزائیوں کی دونوں پارٹیاں منکر ہیں۔ اور یہ بھی ضروریات اسلام سے ایک متواتر و مجمع علیہ مسئلہ ہے۔ کیا اس کے انکار سے مرزائی خواہ لاہوری ہوں۔ خواہ قادیانی ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتے۔ ہاں ہوئے اور ضرور ہوتے ہیں"

دوسری بات کے جواب میں واضح ہو۔ کہ ہم نزول مسیح کے منکر نہیں۔ بلکہ ہم اسے ضروریات اسلام سے مانتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جس مسیح نے آنا تھا وہ بوقت ضرورت آ گیا۔ جب کہ مفاسد کثرت سے پھیل گئے تھے۔ اور دین میں طرح طرح کی رخنہ اندازیاں ہو گئی تھیں۔ اور اسلام کا چمن اجڑ رہا تھا۔ اور اس کے تازہ شگفتہ پھول مرجھا رہے تھے۔ اور مسیح ناصری جیسا کہ قرآن مجید کی آیات اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے۔ وفات پا گئے ہیں۔ اور پھر دنیا میں واپس نہیں آ سکتے۔ اگر دلیل چاہیں۔ تو آیت فلما توفیتنی انکی وفات پر قطعی دلیل ہے۔ اور توفی کے معنے جبکہ خدا تعالے فاعل اور مفعول ذی روح اور توفی باب تفعل سے ہو قبض روح اور موت کے ہوتے ہیں۔ بجسد عنصری آسمان پر لے جانے کے ہرگز نہیں ہوتے۔ اگر کوئی شخص اس قاعدہ کے مطابق قرآن مجید یا احادیث صحیحہ یا لغت اور دواوین عرب سے کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش کرے کہ جس میں توفی کا لفظ ایسے طریق پر آیا ہو۔ اور پھر اس کے معنے بجسد العنصری آسمان پر لے جانے کے ہوں۔ تو اس شخص کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ہزار روپیہ انعام مقرر کیا ہے۔

پہلی بات کا جواب یہ ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں اور جس قسم کی نبوت کو ہم آپ کے بعد تسلیم کرتے ہیں۔ وہ ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے۔ وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں" (کشتی نوح ص ۱۵)

اسی طرح تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸ میں فرماتے ہیں:۔

"سے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں۔ کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعوی کرتا ہوں۔ بلکہ میری مراد نبوت سے کثرت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ ہیں۔ مکالمہ اور مخاطبہ کے تو تم بھی قائل ہو۔ میں اس کی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں"

اور خاتم النبیین کے معنے ختم کرنیکے لے کر ملا علی قاری نے موضوعات کبیر ص ۵۹ میں اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے تفہیمات الٰہیہ تفہیم ص ۵۳ میں اور سید عبد الکریم جیلی نے خزینۃ التصوف ترجمہ الانسان الکامل باب ۳۶ ص ۱۱۳ میں یہی لکھے ہیں۔ کہ آپ شرعی نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔ اور یہ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو نئی شریعت لائے۔ اور حضرت عائشہؓ کا قول مندرجہ تکملہ مجمع البحار ص ۸۵ اور در منثور جلد ۵ ص ۲۰۴ بھی انہی معنوں کی تائید کرتا ہے۔ جو یہ ہے۔ اخرج ابن ابی شیبہ عن عائشۃ قالت قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ کہ تم خاتم النبیین تو کہو۔ مگر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کا فرمان۔ لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا (ابن ماجہ جلد ۱ ص ۲۳۷ مطبوعہ مصر) سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم نے خاتم النبیین کے لفظ سے نبوت کو کلی بند نہیں سمجھا۔ کیونکہ آیت خاتم النبیین بعد نکاح زینبؓ نازل ہوئی۔ اور آنحضرت صلعم کا نکاح زینبؓ سے ۵ھ میں ہوا (تاریخ الخمیس جلد ۲ ص ۵۶۴) اور آپ کے فرزند دلبند گرامی ارجمند ابراہیم ۱۰ھ میں فوت ہوئے۔ (تاریخ الخمیس جلد ۲ ص ۱۴۲) آپ کی وفات پر آپ کا یہ فرمانا۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا ثابت کرتا ہے کہ آپ نے آیت خاتم النبیین سے نبوت کو کلی مسدود نہیں سمجھا۔ پس فرمائیے کہ انقطاع نبوت پر اجماع کہاں رہا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگرہیں ایسے بغضوں کی کیا پرواہ ہے ؎

سخت جاں ہیں ہم کسی کے بغض کی پرواہ نہیں
دل قوی رکھتے ہیں ہم دردوں کی ہے ہم کو سہار

تیسری وجہ ان کے اس قسم کے فتاویٰ شائع کرنیکی یہ ہے۔ کہ تا حضرت مسیح موعود کی صداقت اپنے ہاتھوں سے ظاہر کریں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا یحیق المکر السیئ الا باھلہ۔ دیکھو مہدی معہود اور مسیح موعودؑ کی نسبت آثار میں لکھا ہے۔ کہ ان کو علماء کافر کہیں گے۔ اور دین کو خراب کرنیوالا بتائینگے

(الف) ملاحظہ ہو حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب والئے ریاست بھوپال۔

"چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیائے سنت و اماتت بدعت فرمایند۔ علماء وقت کہ خوگر تقلید و اقتدار مشائخ و آباء خود باشند گویند ایں مرد خانہ برانداز دین و ملت ماست و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم تکفیر و تضلیل وے کنند"

(ب) ملاحظہ ہو مکتوبات احمدیہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مکتوب ۵۵ جلد ثانی صـ ۱۰۷

"نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات او را علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام از کمال دقت غموض و ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند"

پس ان اقوال کی صداقت اس طرح ثابت ہوئی کہ حضرات علماء نے حضرت مسیح موعودؑ کے اجتہادی مسائل سے بوجہ باریک اور دقیق ماخذ ہونے کے انکار کیا۔ اور مخالف کتاب اور سنت کہا۔

اب میں ان باتوں کو لیتا ہوں۔ جن کو احمدی جماعت کے ملت اسلام سے خارج ہونیکی بنا قرار دیا گیا ہے اور وہ دو ہیں:۔

پہلی یہ کہ

"آیت خاتم النبیین کے الفاظ کو الفاظ قرآنی مانتے ہوئے۔ اس کے معنے تمام امت کے اجماع اور منطوق متبادر کے خلاف بیان کرتے ہیں"

دوسری یہ کہ

"قرب قیامت میں عیسیٰ ابن مریم کے آسمان سے اترنے کی بھی مرزائیوں کی دونوں پارٹیاں منکر ہیں۔ اور یہ بھی ضروریات اسلام سے ایک متواتر و مجمع علیہ مسئلہ ہے۔ کیا اس کے انکار سے مرزائی خواہ لاہوری ہوں۔ خواہ قادیانی ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتے۔ ہاں ہوئے اور ضرور ہوتے ہیں"

دوسری بات کے جواب میں واضح ہو۔ کہ ہم نزول مسیح کے منکر نہیں۔ بلکہ ہم اسے ضروریات اسلام سے مانتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جس مسیح نے آنا تھا وہ بوقت ضرورت آگیا۔ جب کہ مفاسد کثرت سے پھیل گئے تھے۔ اور دین میں طرح طرح کی رخنہ اندازیاں ہو گئی تھیں۔ اور اسلام کا چمن اجڑ رہا تھا۔ اور اس کے تازہ شگفتہ پھول مرجھا رہے تھے۔ اور مسیح ناصری جیسا کہ قرآن مجید کی آیات اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے۔ وفات پا گئے ہیں۔ اور پھر دنیا میں واپس نہیں آسکتے۔ اگر دلیل چاہیں۔ تو آیت فلما توفیتنی انکی وفات پر قطعی دلیل ہے۔ اور توفی کے معنے جبکہ خدا تعالےٰ فاعل اور مفعول ذی روح اور توفی باب تفعل سے ہو قبض روح اور موت کے ہوتے ہیں۔ بجسد عنصری آسمان پر لے جانے کے ہرگز نہیں ہوتے۔ اگر کوئی شخص اس قاعدہ کے مطابق قرآن مجید یا احادیث صحیحہ یا لغت اور دواوین عرب سے کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش کرے کہ جس میں توفی کا لفظ ایسے طریق پر آیا ہو۔ اور پھر اس کے معنے بجسد العنصری آسمان پر لے جانے کے ہوں۔ تو اس شخص کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ہزار روپیہ انعام مقرر کیا ہے۔

پہلی بات کا جواب یہ ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں اور جس قسم کی نبوت کو ہم آپ کے بعد تسلیم کرتے ہیں۔ وہ ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے۔ وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں"
(کشتی نوح صـ ۱۵)

اسی طرح تتمہ حقیقۃ الوحی صـ ۶۸ میں فرماتے ہیں:۔

"اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں۔ کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ بلکہ میری مراد نبوت سے کثرت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ ہیں۔ مکالمہ اور مخاطبہ کے تو تم بھی قائل ہو۔ میں اس کی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں"

اور خاتم النبیین کے معنے ختم کرنیکے لے کر ملا علی قاری نے موضوعات کبیر صـ ۱۵۹ میں اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳ میں۔ اور سید عبدالکریم جیلی نے خزینۃ التصوف ترجمہ الانسان الکامل باب ۳۶ صـ ۱۰۲ میں یہی لکھے ہیں۔ کہ آپ شرعی نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔ اور یہ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو نئی شریعت لائے۔ اور حضرت عائشہؓ کا قول مندرجہ تکملہ مجمع البحار صـ ۸۵ اور در منثور جلد ۵ صـ ۲۰۴ بھی انہی معنوں کی تائید کرتا ہے۔ جو یہ ہے اخرج ابن ابی شیبہ عن عائشۃ قالت قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ کہ تم خاتم النبیین تو کہو۔ مگر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کا فرمان۔ لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا (ابن ماجہ جلد ۱ صـ ۲۳۷ مطبوعہ مصر) سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم نے خاتم النبیین کے لفظ سے نبوت کو بکلی بند نہیں سمجھا۔ کیونکہ آیت خاتم النبیین بعد نکاح زینبؓ نازل ہوئی۔ اور آنحضرت صلعم کا نکاح زینبؓ سے ۵ھ میں ہوا (تاریخ الخمیس جلد ۱ صـ ۵۶۴) اور آپ کے فرزند دلبند گرامی ارجمند ابراہیم ۱۰ھ میں فوت ہوئے۔ (تاریخ الخمیس جلد ۲ صـ ۱۴۴) آپ کی وفات پر آپ کا یہ فرمانا۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا ثابت کرتا ہے کہ آپ نے آیت خاتم النبیین سے نبوت کو بکلی مسدود نہیں سمجھا۔ پس فرمائیے کہ انقطاع نبوت پر اجماع کہاں رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور لیجئے اب ہم بانی مدرسہ دیوبند مولنا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس" سے ختم نبوت کے معنے نقل کرتے ہیں۔ جس سے علماء دیوبند کو تو انکار نہیں ہوگا۔ اور یہ وہ معنے ہیں جنکی وجہ سے دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے۔ اول تحذیر الناس کے رد میں جو کتاب لکھی گئی ہے اسکے نام سے ہی ظاہر ہے کہ اس میں کیا لکھا گیا ہے۔ اسکا نام ہے اشدّ الباس علیٰ عابد الخناس یعنی رد تحذیر الناس پہلے سنئے فتویٰ از ابو العلاء حکیم امجد علی صاحب عظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی۔

"جو شخص حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے کافر ہے" (بہار شریعت حصہ اول مطبوعہ بریلی صلا)

اسی کتاب کے صفحہ ۸۷ پر لکھتے ہیں۔

"اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے"

بلکہ ان کے ایک سرغنہ نے تو اپنے ایک فتوے میں لکھدیا۔ کہ وقوع کذب کے معنے درست ہوگئے۔ جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ہے۔ ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیئے۔ پھر ان کا ایک عقیدہ یہ ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء نہیں مانتے۔ اور یہ صریح کفر ہے۔ چنانچہ تحذیر الناس صلا میں لکھا ہے۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے"

پھر صفحہ ۴ پر لکھا ہے۔

"آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض"

صفحہ ۳۳ میں

"پس اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

صہ ۳

"اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آئے گا۔ اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانہ کی بات کہدی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہوگیا"

دیوبندی علماء سن لیں۔ کہ ان کے بزرگ نے ختم نبوت کے کیا معنے کئے ہیں۔ اب اگر کچھ جرأت و ہمت ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف محض ضد اور تعصب سے فتویٰ شائع نہیں کیا گیا۔ بلکہ آپ لوگ فی الواقع سمجھتے ہیں۔ کہ جو شخص رسول کریمؐ کے بعد امکان نبوت مانے وہ کافر ہوتا ہے تو یہی فتویٰ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی نسبت بھی شائع کرائیے جیسا کہ آپ کے حلیف رضائیوں نے کیا ہے۔ اسکے جواب میں شاید امکان کذب باری کے مسئلہ کو پیش کرکے ٹالنا چاہو تو ابھی سے یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کی قدوس ذات کی طرف ایسی صفات ذمیمہ کو نسبت کرنا کسی مومن کی شان کے شایاں نہیں۔

آخر میں ہم چاہتے ہیں کہ دیوبندیوں کی تصویر ان کے دائیں بازو اور ان کے حلیف رضائے مصطفائی کے آئینہ میں دکھائی جائے تاکہ ثابت ہوکہ

نوع انسان میں بدی کا تخم بونا ظلم ہے
وہ بدی آتی ہے پھر جو ہو اس کا کاشتکار

ملاحظہ ہو صلہ کتاب "وقایہ اہل السنۃ عن مکر دیوبند والفتنۃ" مطبوعہ بریلی ۱۳۳۲ھ مصنفہ ابو البرکات محی الدین جیلانی محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری برکاتی

"دیوبندی کہ دین سے ہی خارج ہیں انہیں دین اور مسائل سے کیا نسبت۔۔۔۔ اور دیوبندی خود حضور پر نور محمد رسول اللہ صلعم کی شان اقدس میں گستاخ ہیں انکی تحریر فتوی سمجھی جائے؟"

صہ ۴ میں لکھا ہے۔

"دیوبندی عقیدہ والوں کی نسبت علماء کرام حرمین شریفین کا فتویٰ حسام الحرمین کتنے برسوں سے شائع ہے کہ وہ اسلام سے قطعاً خارج ہیں۔ اور خارج بھی ایسے کہ مَنْ شَکَّ فِی کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔۔۔۔ دیوبندیوں کے ماتھے کو ان گالیوں کا داغ مٹ سکتا ہے۔ جو انہوں نے منہ بھر کر اللہ واحد قہار اور اسکے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کو دی ہیں۔"

صہ ۵ میں لکھا ہے۔

"دیکھو دیوبندیت کالی بلا ہے۔ کفری بن کا بھینسا ہے۔ بھیتے کی دم پکڑے پار نہ ہوگے آگے تم جانو تمہارا کام۔"

ان تحریرات کو پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی لتتبعن سنن من قبلکم۔ الحدیث کہ میری امت کے لوگ یہودی بن جائیں گے) کے پورا ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہتا کیونکہ یہود کی نسبت بھی بأسهم بينهم شديد تحسبهم جميعا وقلوبهم شتى کلام پاک میں وارد ہوا ہے۔ اور احمدی جماعت کے مقابلہ کیلئے ان سب فرقوں کا ملکر کھڑا ہونا ایک بار یک بین کے لیئے احمدی جماعت کے ناجی فرقہ ہونے کی کافی دلیل ہے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار جلال الدین شمس مولوی فاضل۔ از آگرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

234

اور لیجئے اب ہم بانی مدرسہ دیوبند مولنا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی کتاب "تحذیر الناس" سے ختم نبوت کے معنے نقل کرتے ہیں۔ جس سے علماء دیوبند کو تو انکار نہیں ہوگا۔ اور یہ وہ معنے ہیں جنکی وجہ سے دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے۔ اول تحذیر الناس کے رد میں جو کتاب لکھی گئی ہے اسکے نام سے ہی ظاہر ہے کہ اس میں کیا لکھا گیا ہے۔ اسکا نام ہے "اشدّ الباس علی عابد الخناس یعنی رد تحذیر الناس"

پہلے سنئے فتویٰ از ابو العلاء حکیم امجد علی صاحب اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی۔

"جو شخص حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے کافر ہے" (بہار شریعت حصہ اول مطبوعہ بریلی ص۳۶)

اسی کتاب کے صفحہ ۸۰ پر لکھتے ہیں۔

"اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔"

بلکہ ان کے ایک سرغنہ نے تو اپنے ایک فتوے میں لکھدیا۔ کہ وقوع کذب کے معنے درست ہوگئے۔ جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ہے۔ ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیئے۔ پھر ان کا ایک عقیدہ یہ ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء نہیں مانتے۔ اور یہ صریح کفر ہے۔ چنانچہ تحذیر الناس ص۳ میں لکھا ہے۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر اس مقام کو مقام مدح قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے"

پھر صفحہ ۴ پر لکھا ہے۔

"آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور بھی موصوف بوصف نبوت بالعرض"

صفحہ ۳۳ میں

"پس اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔"

ص ۳۴

"اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آ گیا۔ اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانہ کی بات کہدی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہوگیا"

دیوبندی علماء سن لیں۔ کہ ان کے بزرگ نے ختم نبوت کے کیا معنے کئے ہیں۔ اب اگر کچھ جرأت و ہمت ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف محض ضد اور تعصب سے فتویٰ شائع نہیں کیا گیا۔ بلکہ آپ لوگ فی الواقع سمجھتے ہیں۔ کہ جو شخص رسول کریم کے بعد امکان نبوت مانے وہ کافر ہوتا ہے تو یہی فتویٰ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی نسبت بھی شائع کرائیے جیسا کہ آپ کے حلیف رضائیوں نے کیا ہے۔ اسکے جواب میں شاید امکان کذب باری کے مسئلہ کو پیش کر کے ٹالنا چاہو تو ابھی سے یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کی قدوس ذات کی طرف ایسی صفات ذمیمہ کو نسبت کرنا کسی مومن کی شان کے شایاں نہیں۔

آخر میں ہم چاہتے ہیں کہ دیوبندیوں کی تصویر ان کے دائیں بازو اور ان کے حلیف رضائے مصطفائی کے آئینہ میں دکھائی جائے تاکہ ثابت ہو کہ۔

نوع انسان میں بدی کا تخم بونا ظلم ہے
وہ بدی آتی ہے پھر جو ہو اس کا کاشتکار

ملاحظہ ہو ص۱ کتاب "وقایہ اہل السنۃ عن مکر دیوبند والفتنۃ" مطبوعہ بریلی ۱۳۳۸ھ مصنفہ ابو البرکات محی الدین جیلانی محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری برکاتی

"دیوبندی کہ دین سے ہی خارج ہیں ان کے اپنے اور مسائل سے کیا نسبت .... اور دیوبندی خود حضور پر نور محمد رسول اللہ صلعم کی شان اقدس میں گستاخ ہیں انکی تحریر فتوی سمجھی جائے؟"

ص ۴ میں لکھا ہے۔

"دیوبندی عقیدہ والوں کی نسبت علماء کرام حرمین شریفین کا فتویٰ حسام الحرمین کتنے برسوں سے شائع ہے کہ وہ اسلام سے قطعاً خارج ہیں۔ اور خارج بھی ایسے کہ مَن شَکَّ فِی کُفرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَد کَفَرَ کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے .... دیوبندیوں کے ماتھے ان گالیوں کا داغ مٹ سکتا ہے۔ جو انہوں نے منہ بھر کر اللہ واحد قہار اور اسکے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کو دی ہیں۔"

ص ۳۵ میں لکھا ہے۔

"دیکھو دیوبندیت کالی بلا ہے۔ کفری بن کا بھینسا ہے۔ بھینسے کی دم پکڑے پار نہ ہوگے آگے تم جانو تمہارا کام۔"

ان تحریرات کو پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی لتتبعن سنن من قبلکم۔ الحدیث (کہ میری امت کے لوگ یہودی بن جائیں گے) کے پورا ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہتا کیونکہ یہود کی نسبت بھی بأسهم بينهم شديد تحسبهم جميعا وقلوبهم شتّى۔ کلام پاک میں وارد ہوا ہے۔ اور احمدی جماعت کے مقابلہ کیلئے ان سب فرقوں کا ملکر کھڑا ہونا ایک باریک بین کے لیئے احمدی جماعت کے ناجی فرقہ ہونے کی کافی دلیل ہے۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار جلال الدین شمس مولوی فاضل۔ از آگرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وید اور آریہ

یوں تو آریوں کا دعویٰ ہے۔ کہ وید ہی تمام صداقتوں کا مجموعہ اور ویدوں کی تعلیم پر ہی عمل کر کے لوگ حق اور صداقت کو پا سکتے ہیں۔ لیکن ویدوں کے متعلق ان کا اپنا طرز عمل کیا ہے۔ اسے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں بالفاظ ذیل بیان فرمایا۔

"دنیا میں فائدہ پہنچانے والے علوم میں وہ (آریہ) اپنی عمریں صرف کرتے ہیں ان کے لئے بڑی بڑی محنتیں کرتے ہیں۔ مگر وید کی شکل تک سے واقف نہیں ہوتے۔ وید کا اگر ذکر ہوتا ہے۔ تو سٹیج پر اور باقی تمام زندگی کے شعبوں میں ویدوں کی تعلیمات کا خیال تک نہیں کیا جاتا۔ اگر فی الواقع ویدوں کو روحانیت کا سرچشمہ سمجھتے ہوتے۔ تو کیوں ان کے پڑھنے پڑھانے کی کوشش نہیں کرتے"

یہ الفاظ اپنے اندر جس قدر صداقت رکھتے ہیں۔ اس کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ اخبار پرکاش (۱۸ر نومبر) ان کو بقلم جلی نقل کرنے کے بعد آریوں کو اس طرح مخاطب کرتا ہے۔

"یہ الفاظ آریوں کے لئے تنبیہ کا کام دینگے نام دھاری آریہ بہت ہو گئے ہیں۔ کیا آج سے ویدوں کا پڑھنا۔ پڑھانا۔ سننا۔ سنانا۔ آریوں کا پرم دھرم ہے پر عامل ہو کر سچے آریہ بننے کی کوشش نہیں کرو گے"

اور دوسرا اخبار "آریہ گزٹ" (یکم نومبر) لکھتا ہے۔

"آج ایک ہندو کی زندگی کا مطالعہ کرو اس میں کہیں بھی وید پاٹھ کے لئے وقت نہ پاؤ گے۔ دنیا بھر کے خرافات کیلئے گھنٹوں کی فرصت ہے۔ تاش۔ شطرنج گنجفہ۔ چینی بجیلی۔ سند اسنی وغیرہ کیلئے کافی وقت ہے۔ گپ بازی کیلئے بھی فرصت ہے۔ لیکن اگر نہیں تو ایشور بانی کا پاٹھ کرنیکی فرصت نہیں"

جب ویدوں کے متعلق آریوں کی اپنی یہ حالت ہو۔ تو وہ کس منہ سے اور لوگوں کو وید کی تعلیم پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اور کس تعلیم پر یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔

کون میدان چھوڑ گیا

جناب چودھری فتح محمد خان صاحب ایم اے

امیر جماعت احمدی مجاہدین علاقہ ارتداد نے مسلمان مبلغوں کو چوکس اور ہوشیار کرنے کے لئے جو اعلان کیا تھا۔ اس سے آریہ اخبار کیسری (۱۹ر نومبر) نے یہ نتیجہ اخذ کر کے بغلیں بجانا شروع کر دی تھیں کہ

"مولوی صاحبان ملکانوں کے درمیان اپنی دال نہ گلتی دیکھ کر بوریا بستر باندھ کر وہاں سے لوٹ آئے ہیں۔ مسلمان مبلغین کا ملکانوں میں تبلیغی کام بند کر دینا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ انہیں اب اچھی طرح سے یہ معلوم ہو گیا ہے۔ کہ ان تلوں میں تیل نہیں"

سو کے قریب احمدی مبلغوں کے میدان ارتداد میں موجود ہونے کے باوجود کیسری کا یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ سارے مسلمان مبلغ اپنی دال گلتی نہ دیکھکر واپس لوٹ آئے ہیں محض اس کی خوش فہمی تھی۔ اگر ایسے لوگوں کے سست پڑ جانے جنہوں نے کام کی اہمیت کو سمجھ کر کام شروع نہیں کیا تھا۔ اور جو کسی نظام کے ماتحت کام نہیں کر رہے تھے۔ "کیسری" یہ نتیجہ نکالتا ہے۔ تو آریوں کے متعلق اس کا کیا خیال ہے۔ جن کی حقیقت آریہ گزٹ (۲۲ر نومبر) حسب ذیل الفاظ میں بیان کرتا ہے:۔

"بچھڑوں کے ملاپ (ملکانوں کے ارتداد) کا کام کس زور شور سے شروع ہوا ہے۔ کس طرح لاکھوں تڑپتی ہوئی روحوں کی بے چینی کے نظارے آنکھوں کے سامنے کھینچ گئے تھے۔ ملک بھر میں ایک ولولہ اور جوش پھیل گیا تھا۔ لیکن آج وہ جوش کیا ہوا؟ سنتے ہیں۔ بچھڑوں کے ملاپ کا وسیع کام ابھی سالہاسال کا کام ہے۔ اور شدھی کے سولجر ابھی سے تھکے نظر آتے ہیں۔ میدان شدھی میں جو سپاہی گئے تھے۔ ان میں سے بہتیرے فرلو لے کر گھروں کو واپس آ گئے ہیں۔ اور اب بہت تھوڑے وہاں مقابلہ کر رہے ہیں۔ یہ کیسی دل و جگر کو چھید ڈالنے والی آواز آتی ہے۔ کہ شدھی کا کام ڈھیلا پڑ گیا۔ اب کیوں اتنے تار نہیں آتے۔ کیا سچ مچ پولٹیکل نیم ہندو لیڈروں کے شور و شر سے ہندو دب گئے ہیں۔ اور انہوں نے شدھی کے کام کو چھوڑ دیا ہے۔ جب کہ دیکھا جا رہا ہے۔ کہ مسلمان مبلغ اور انجمنیں دگنے تگنے جوش سے کام کر رہی ہیں"

پھر لکھا ہے۔

"پہلے سپاہی جو وہاں پہنچے تھے۔ کام کرتے کرتے تھک گئے۔ ادہر نیم ہندو لیڈروں نے شور مچایا کہ او ہو یہ کیا کر رہے ہو۔ پیچھے ہٹ آؤ۔ شاید اس آواز کا اثر تھا۔ یا کوئی اور بات۔ کہ نئے دلاور سپاہی آگے نہیں بڑھے۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ کام سپاہیوں کے نہ ہونے سے بہت ڈھیلا پڑ گیا ہے"

اگر فی واقعہ آریوں کو ملکانوں میں ویسی ہی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جیسی کہ انہوں نے ظاہر کی۔ تو پھر ان کے سست ہونے اور علاقہ ارتداد سے فرلو لیکر گھروں میں چلے آنے کی کیا وجہ۔ ہو سکتی ہے۔ کیا کوئی ایسی فوج جس کو فتح پر فتح حاصل ہو رہی ہو۔ اور جس کے پاس سامان جنگ کافی ہو۔ وہ بھی میدان جنگ کو چھوڑ دیتی اور سست پڑ جایا کرتی ہے۔ اگر نہیں۔ تو آریہ کیوں فتوحات کا ادعا کرتے کثیر التعداد کارکن رکھنے اور ہزارہا روپیہ پاس ہونے کے باوجود میدان ارتداد کو خالی کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ انہیں یقین ہو رہا ہے۔ کہ ملکانے زیادہ عرصہ ان کے جال میں نہیں پھنسے رہ سکتے۔ اور جس چیز کو انہوں نے حلوائے م

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وید اور آریہ

یوں تو آریوں کا دعویٰ ہے۔ کہ وید ہی تمام صداقتوں کا مجموعہ اور ویدوں کی تعلیم پر ہی عمل کر کے لوگ حق اور صداقت کو پا سکتے ہیں۔ لیکن ویدوں کے متعلق ان کا اپنا طرز عمل کیا ہے۔ اسے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں بالفاظ ذیل بیان فرمایا۔

"دنیا میں فائدہ پہنچانے والے علوم میں وہ (آریہ) اپنی عمریں صرف کرتے ہیں ان کے لئے بڑی بڑی محنتیں کرتے ہیں۔ مگر وید کی شکل تک سے واقف نہیں ہوتے۔ وید کا اگر ذکر ہوتا ہے۔ تو سٹیج پر اور باقی تمام زندگی کے شعبوں میں ویدوں کی تعلیمات کا خیال تک نہیں کیا جاتا۔ اگر فی الواقع ویدوں کو روحانیت کا سرچشمہ سمجھتے ہوتے۔ تو کیوں ان کے پڑھنے پڑھانے کی کوشش نہیں کرتے"

یہ الفاظ اپنے اندر جس قدر صداقت رکھتے ہیں۔ اس کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ اخبار پرکاش (۱۸؍ نومبر) ان کو بقلم جلی نقل کرنے کے بعد آریوں کو اس طرح مخاطب کرتا ہے۔

"یہ الفاظ آریوں کے لئے تنبہ کا کام دینگے نام دھاری آریہ بہت ہو گئے ہیں۔ کیا آج سے ویدوں کا پڑھنا۔ پڑھانا۔ سننا۔ سنانا۔ آریوں کا پرم دھرم ہے پر عامل ہو کر سچے آریہ بننے کی کوشش نہ کرو گے"

اور دوسرا اخبار "آریہ گزٹ" (یکم نومبر) [illegible] ہے۔

"ایک ہندو کی زندگی کا مطالعہ کرو اس میں کہیں بھی وید پاٹھ کے لئے وقت نہ پاؤ گے۔ دنیا بھر کے خرافات کیلئے گھنٹوں کی فرصت ہے۔ تاش۔ شطرنج۔ گنجفہ۔ چینی بچیلی۔ مند استی وغیرہ کیلئے کافی وقت ہے۔ گپ بازی کیلئے بھی فرصت ہے۔ لیکن اگر نہیں تو ایشور بانی کا پاٹھ کرنیکی فرصت نہیں"

جب ویدوں کے متعلق آریوں کی اپنی یہ حالت ہے۔ تو وہ کس منہ سے اور لوگوں کو ویدک تعلیم پر عمل کرنیکی دعوت دیتے ہیں۔ اور کس شیخی پر یہ دعویٰ کرتے ہیں؟

کون میدان چھوڑ گیا

جناب چودھری فتح محمد خانصاحب ایم اے

امیر جماعت احمدی مجاہدین علاقہ ارتداد نے مسلمان مبلغوں کو چوکس اور ہوشیار کرنے کے لئے جو اعلان کیا تھا۔ اس سے آریہ اخبار کیسری (۲۹ نومبر) نے یہ نتیجہ نکال کر کہ بغلیں بجانا شروع کر دی تھیں کہ

"مولوی صاحبان ملکانوں کے درمیان اپنی دال نہ گلتی دیکھ کر بوریا بستر باندھ کر وہاں سے لوٹ آئے ہیں۔ مسلمان مبلغین کا ملکانوں میں تبلیغی کام بند کر دینا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ انہیں اب اچھی طرح سے یہ معلوم ہو گیا ہے۔ کہ ان تلوں میں تیل نہیں"

سو کے قریب احمدی مبلغوں کے میدان ارتداد میں موجود ہونیکے باوجود کیسری کا یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ سارے مسلمان مبلغ اپنی دال گلتی نہ دیکھ کر واپس لوٹ آئے ہیں۔ محض اس کی خوش فہمی تھی۔ اگر ایسے لوگوں کے سست پڑ جانے سے جنہوں نے کام کی اہمیت کو سمجھ کر کام شروع نہیں کیا تھا۔ اور جو کسی نظام کے ماتحت کام نہیں کر رہے تھے "کیسری" یہ نتیجہ نکالتا ہے۔ تو آریوں کے متعلق اس کا کیا خیال ہے۔ جن کی حقیقت آریہ گزٹ (۲۲ نومبر) حسب ذیل الفاظ میں بیان کرتا ہے:-

"بچھڑوں کے ملاپ (ملکانوں کے ارتداد) کا کام کس زور شور سے شروع ہوا ہے۔ کس طرح لاکھوں تڑپتی ہوئی روحوں کی بے چینی کے نظارے آنکھوں کے سامنے کھینچ گئے تھے۔ ملک بھر میں ایک ولولہ اور جوش پھیل گیا تھا۔ لیکن آج وہ جوش کیا ہوا؟ سنتے ہیں۔ بچھڑوں کے ملاپ کا وسیع کام ابھی سالہا سال کا کام ہے۔ اور شدھی کے سولجر ابھی سے تھکے نظر آتے ہیں۔ میدان شدھی میں جو سپاہی گئے تھے۔ ان میں سے بہتیرے فرلو لے کر گھروں کو واپس آ گئے ہیں۔ اور اب بہت تھوڑے وہاں مقابلہ کر رہے ہیں۔ یہ کیسی دل و جگر کو چھید ڈالنے والی آواز آتی ہے۔ کہ شدھی کا کام ڈھیلا پڑ گیا۔ اب کیوں اتنے تار نہیں آتے۔ کیا سچ مچ پولیٹیکل نیم ہندو لیڈروں کے شور و شر سے ہندو دب گئے ہیں۔ اور انہوں نے شدھی کے کام کو چھوڑ دیا ہے۔ جب کہ دیکھا جا رہا ہے۔ کہ مسلمان مبلغ اور انجمنیں دگنے تگنے جوش سے کام کر رہی ہیں"

پھر لکھا ہے۔

"پہلے سپاہی جو وہاں پہنچے تھے۔ کام کرتے کرتے تھک گئے۔ ادھر نیم ہندو لیڈروں نے شور مچایا کہ ادھو یہ کیا کر رہے ہو۔ پیچھے ہٹ آؤ۔ شاید اس آواز کا اثر تھا۔ یا کوئی اور بات۔ کہ نئے دیار کے سپاہی آگے نہیں بڑھے۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ کام سپاہیوں کے نہ ہونے سے بہت ڈھیلا پڑ گیا ہے"

اگر فی الواقعہ آریوں کو ملکانوں میں ایسی ہی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جیسی کہ انہوں نے ظاہر کی۔ تو پھر ان کے سست ہونے اور علاقہ ارتداد سے فرلو لیکر گھروں میں چلے آنے کی کیا وجہ۔ ہو سکتی ہے کیا کوئی ایسی فوج جس کو فتح پر فتح حاصل ہو رہی ہو۔ اور جس کے پاس سامان جنگ کافی ہو۔ وہ بھی میدان جنگ کو چھوڑ دیتی اور سست پڑ جایا کرتی ہے۔ اگر نہیں۔ تو آریہ کیوں فتوحات کا ادعا کرنے کثیر التعداد کارکن رکھنے اور ہزارہا روپیہ پاس ہونے کے باوجود میدان ارتداد کو خالی کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ انہیں یقین ہو چکا ہے۔ کہ ملکانے زیادہ عرصہ ان کے جال میں نہیں پھنسے رہ سکتے۔ اور جس چیز کو انہوں نے حلوائے م

285
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خطبہ جمعہ

بعض بدظنیوں کا ازالہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۴ر دسمبر ۱۹۲۳ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہر کام میں حسن ظنی

میں نے پچھلے سے پچھلے خطبہ جمعہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ تمام کارخانہ عالم کا دارومدار حسن ظنی پر ہے۔ اگر ہم حسن ظنی کو ترک کر دیں۔ تو کوئی صیغہ انتظام کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ نہ بیوی بچوں کے تعلقات درست رہ سکتے ہیں نہ دوست دوستوں کے ساتھ تعلق رکھ سکتا ہے۔ نہ سودا لینے والا کوئی سودا لے سکتا ہے۔ اور نہ سودا بیچنے والا سودا بیچ سکتا ہے۔ نہ حاکم محکوم سے تعلق رکھ سکتا ہے نہ شہروں اور محلوں کے تعلقات درست رہ سکتے ہیں۔ غرض کوئی بھی شعبہ زندگی ایسا نہیں ہے جس میں حسن ظنی چھوڑی جا سکتی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر ایک کام حسن ظنی سے ہی شروع ہوتا ہے۔ جب تک اس کے ابتدا میں حسن ظنی نہ ہو تب تک وہ کام شروع ہی نہیں ہو سکتا۔ میں نے اس خطبہ میں بتایا تھا کہ یہ مضمون تمہید کے طور پر ہے اور اگلے جمعہ میں اصل مضمون بیان کروں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت پچھلے جمعہ مولوی عبید اللہ صاحب کی وفات کی اطلاع تھی جس پر مجھے کچھ بولنا پڑا۔ اور وہ مضمون بیان نہ کر سکا۔ اسلیئے آج میں اس مضمون کو بیان کرتا ہوں جسکی پچھلے جمعہ میں تمہید بیان کی تھی۔

بدظنی کا واقعہ

پچھلے دنوں جب میں لاہور گیا تو وہاں ایک عزیز نے بعض باتیں میرے پاس بیان کیں۔ وہ باتیں ایسی تھیں کہ انکا دل کے اوپر نہایت ہی گہرا اثر پڑتا تھا۔ کیونکہ وہ تمام بدظنی پر مبنی تھیں۔ اور نہایت خطرناک نتائج پیدا کرنے والی تھیں۔ ان سے ایسا خطرناک نتیجہ پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ اس کے مقابلہ میں پیغامیوں کا فتنہ بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ چونکہ وہ اہم معاملہ تھا اسلیئے میں نے فوراً چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو تحقیقات پر مقرر کیا اس تحقیقات کے نتیجہ میں جو رپورٹ انھوں نے پیش کی اس سے معلوم ہوا کہ راوی نے وہ باتیں واقع میں بیان کی تھیں۔ اسکا نام تو میں لینا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ جس نے وہ باتیں بیان کی تھیں وہ ایک ناتجربہ کار بچہ تھا اسکو ابھی بہت کچھ سیکھنا باقی تھا۔ اور جو باتیں اس نے بیان کیں ان میں اسکی بہت کچھ ناتجربہ کاری کا بھی دخل تھا۔ اور پھر اس نے سچے دل سے بعد میں توبہ بھی کر لی۔ اسلیئے میں نے چشم پوشی سے کام لیا اور اسے معاف کر دیا۔ پھر میں اس کا نام بھی نہیں لیتا جس نے مجھے وہ باتیں بتائی ہیں۔ کیونکہ وہ بھی بچہ ہے اور ممکن ہے کہ کوئی اس سے زور دیکر پوچھے کہ بتاؤ وہ کونسا شخص ہے جس نے یہ باتیں بیان کی ہیں۔ باقی چودھری صاحب کا نام اسلیئے لیا ہے کہ میں سمجھتا ہوں وہ سمجھدار آدمی ہیں ان سے کوئی شخص کوئی بات نہیں پوچھ سکتا۔ اور اسلیئے بھی کہ میں نے تحقیقات کے لیئے ایک ذمہ وار آدمی کو مقرر کیا تھا۔ انھوں نے رات کے دو تین بجے تک تحقیقات کی چنانچہ چودھری صاحب کی تحقیقات سے یہ معلوم ہوا کہ جو باتیں مجھ تک پہنچی تھیں۔ وہ ضرور کہی گئی تھیں۔ اور وہ یہ تھیں۔

بدظنیاں

اس نے کہا قادیان میں مولویوں کو انگریزی خوانوں سے بڑی عداوت ہے۔ اور ان کو حقیر سمجھتے ہیں نہ صرف یہ کہ انکے دلوں میں عداوت ہے۔ بلکہ آیندہ نسلوں کو بھی یہی سکھایا جاتا ہے۔ اور ان میں اس قسم کی عادات پیدا کی جاتی ہیں۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ کے لڑکے انگریزی سکول کے استادوں کو سلام نہیں کہتے۔ لیکن انگریزی مدرسہ کے استاد اور لڑکے مدرسہ احمدیہ کے لڑکوں اور استادوں کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ اور انکا ادب اور احترام کرتے ہیں۔ پھر بیان کیا کہ خصوصیت سے اس جرم کے مرتکب اور بانی مبانی مولوی سید سرور شاہ صاحب اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیں۔ اور اس بدظنی کی بنیاد اس امر پر رکھی کہ مولوی صاحب نے ایک دفعہ مبلغوں کے متعلق خطبہ پڑھا تھا جس میں بتایا تھا کہ ضروری ہے کہ ایسے مبلغ باہر بھیجے جائیں جو دین سے واقف ہوں۔ ان کے بعض فقروں سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان کے نزدیک اب جو مبلغ جا رہے ہیں وہ ناقص ہیں۔ اور وہ چونکہ انگریزی خواں ہیں اسلیئے انکا یہ مطلب ہے کہ انگریزی خواں کام نہیں کر سکتے۔ اس شخص نے بیان کیا۔ کہ اس خطبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولویوں کے دل میں انگریزی خوانوں سے کتنا بغض ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ انگریزی خواں تبلیغ کا کام نہیں کر سکتے۔ پھر اس شخص نے یہ بیان کیا۔ کہ مولوی سرور شاہ صاحب کھلے طور پر خطبہ جمعہ میں ایسا نہیں کہہ سکتے تھے جب تک ان کے ساتھ مولویوں کا ایک جتھا نہ ہوتا۔ اس لیئے ظاہر ہے کہ دوسرے مولوی بھی ان کے ساتھ ہیں۔ پھر انگریزی خوانوں کے خلاف اسقدر نفرت بڑھ رہی ہے۔ کہ بعض انگریزی خواں کام کرنے والوں کو بھی مولوی کا نام دیا جاتا ہے تاکہ باہر کی جماعتوں کو یہ بتایا جائے کہ جو کچھ کام ہو رہا ہے وہ مولویوں کے ذریعہ ہو رہا ہے اور سلسلہ کے کام مولوی ہی کر رہے ہیں۔ جیسے مولوی رحیم بخش صاحب مولوی عبد المغنی صاحب۔ مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب۔ اور بشیر احمد صاحب نے اس بارہ میں زیادہ اہتمام کیا ہے اور تحریک کی ہے کہ ان لوگوں کو مولوی ہی کے لقب سے پکارا جائے تاکہ مولویوں کا نام مشہور ہو۔

خلیفہ کے متعلق بدظنی

پھر اس نے بیان کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس میں خلیفہ کا بھی کچھ دخل ہے۔ کیونکہ تمام مشوروں میں مولویوں کو ہی بلایا جاتا ہے۔ جب خلیفہ مولویوں کو مشورہ میں بلاتا ہے تو معلوم ہوا کہ ان کو ہی لائق خیال کیا جاتا ہے پھر اسکا ثبوت یہ ہے کہ مدرسہ احمدیہ کے استادوں کو تو مشوروں میں بلایا جاتا ہے لیکن مدرسہ انگریزی کے استادوں کو نہیں بلایا جاتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کام انگریزی خواں کر رہے ہیں۔ بیرونی ممالک میں جو کام ہو رہا ہے وہ انگریزی خوانوں کے ہاتھوں سے ہو رہا ہے۔ تبلیغ کے لیئے اصل میں انگریزی زبان کی ہی ضرورت ہے عربی صرف معمولی جاننے کی ضرورت ہے۔ جب اسے کہا گیا کہ بعض اوقات ایسے مسائل بھی پیش آتے ہیں جن میں عربی کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہ پیچیدہ مسائل ہوتے ہیں جو عربی زبان کی واقفیت سے ہی حل ہو سکتے ہیں۔ تو اسنے کہا۔ نہیں عربی کی ضرورت نہیں۔ ایسے مسائل انسان اپنی عقل سے بھی معلوم کر سکتا ہے۔ پھر سننے والے نے اسے کہا کہ اگر خلیفہ بھی مولویوں کو ہی مشوروں میں بلاتا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ہی لائق ہیں۔ اس نے جواب میں کہا کہ اصل وجہ یہ ہے کہ جب خلافت کا جھگڑا ہوا تو انگریزی خوانوں نے ہی یہ جھگڑا کھڑا کیا تھا۔ اور مولوی خلافت کی تائید میں تھے۔ اسلیئے خلیفہ ان کی رعایت کرتا ہے۔ دوران تحقیقات میں جب اس لڑکے سے پوچھا گیا کہ تمنے واقعی یہ باتیں کہی ہیں تو اسنے کہا کہ مجھے تپ چڑھا ہوا تھا۔ اور میں نے تپ کے جوش میں یہ باتیں کہی تھیں لیکن جب اسے کہا گیا کہ اب تمہارا کیا خیال ہے۔ تو اس نے کہا اب بھی میرا یہی خیال ہے۔ ہاں اس نے یہ بھی کہا کہ مولوی جو وعظ کرتے ہیں جو تقریر کرتے ہیں ان کے مقابلہ میں انگریزی خواں زیادہ تقریر کر سکتے ہیں۔ ایک طرف شیخ عبدالرحمن صاحب کو حوالجات نکالنے پر بٹھایا جائے اور دوسری طرف ایک انگریزی خواں لڑکے کو تو انگریزی خواں لڑکا زیادہ کام کر سکے گا۔ اور اسی طرح شیخ عبدالرحمن صاحب قرآن کے وہ معارف بیان نہیں کر سکتے جو فلاں انگریزی خواں بیان کر سکتا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ مولویوں سے زیادہ خدمت اسلام کرنیکی قابلیت انگریزی خواں رکھتے ہیں۔ بلکہ درحقیقت انگریزی خواں ہی خدمت کرتے ہیں۔

جماعت کو ہلاک کرنے والی روح

ان باتوں کے اندر بہت بڑی خطرناک روح معلوم ہوتی ہے جو اگر جاری رہے تو بہت بڑا فتنہ پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ خیالات کسی ایک آدھ آدمی کے ہیں اسلیئے کوئی فکر کی بات نہیں۔ کوئی شخص تندرست نہیں رہ سکتا جبتک اسکے تمام اعضاء تندرست نہ ہوں اور اسکا تمام جسم صحیح نہ ہو۔ ایک عضو بھی اگر بیمار ہو جائے تو سارے اعضاء پر اسکا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح وہ جماعت بھی فتنوں سے محفوظ نہیں کہلا سکتی۔ جسکے بعض افراد میں یہ روح موجود ہو۔ اگر یہ روح جماعت میں جاری رہے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تفرقہ بڑھیگا اور تمام جماعت یوں معلوم ہوگی جیسے فرانس کے میدان میں انگریز اور جرمن لڑ رہے تھے یا جیسے ایک پنجرے میں دو شیر بند کر دیئے گئے ہیں۔

جماعتیں کسطرح بنتی ہیں

لیکن یاد رکھو جماعت دلوں کے اتحاد سے بنا کرتی ہے۔ اگر کسی جماعت کے دل ایک نہیں تو وہ جماعت نہیں کہلا سکتی۔ جیسے حضرت صاحب نے پیغام صلح میں مسلمانوں کی نسبت فرمایا ہے۔ کہ انکی کوئی جماعت نہیں ہے کیونکہ ان کے دل پراگندہ ہیں۔ پس ہم اگر اپنے آپکو جماعت احمدیہ کہیں لیکن ہمارے دل ایک نہ ہوں تو یہ جھوٹ ہوگا۔

خلیفہ کے فرائض

میں نے جو باتیں اب بیان کی ہیں ممکن ہے کہ اور بھی کچھ آدمی اس قسم کے خیالات کے ہوں اور گو یہ خیالات ابھی مخفی ہیں اور دو چار آدمی اسمیں مبتلا ہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ یہ خیالات دوسرے لوگوں میں نہ پھیلیں اور جماعت کے اور افراد ایسے خیالات میں مبتلا نہ ہوں اور چونکہ یہ باتیں بہت اہم اور خطرناک نتائج پیدا کرنیوالی ہیں اسلیئے میں نے ضروری سمجھا کہ ان پر کچھ بیان کروں۔ یہ اسقدر اہم معاملہ تھا کہ اگر وہ نوجوان سچے دل سے توبہ نہ کرتا تو میں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اسکو جماعت سے الگ کر دوں کیونکہ خلیفہ کا یہی کام ہے کہ وہ تمام جماعت کو ایک ہاتھ پر اور ایک کلمہ پر جمع رکھے۔ میں سمجھتا ہوں میں اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے سے قاصر رہتا یا قاصر ہونگا۔ اگر اس قسم کے واقعات اور حالات سے چشم پوشی کروں۔ کیونکہ وہ خلیفہ خلیفہ نہیں ہو سکتا جو دیکھتا ہے کہ اسکے سامنے جماعت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر کئی جماعتیں بن رہی ہے اور وہ خاموش ہے۔ خلافت کی غرض ہی یہی ہے کہ وہ سبکو ایک جگہ پر اور ایک کلمہ پر جمع رکھے۔ مجھے شام کو ان باتوں کے متعلق اطلاع ہوئی اسی وقت میں نے دوستوں کو بلا کر مشورہ کیا۔ اور چوہدری صاحب کو بلا کر کہا کہ صبح سے پہلے پہلے مجھے تحقیقات کر کے اصل حالات بتائیں مگر آج میں نے اس خیال سے یہ خطبہ پڑھا ہے کہ باقی لوگ ان خیالات میں مبتلا نہ ہوں اور اصل حالات کو بیان کرتا ہوں۔

علماء اور انگریزی خوانوں کے تعلقات

یہ جو اسنے بیان کیا کہ عربی خواں انگریزی خوانوں سے عداوت رکھتے اور انکو حقیر سمجھتے ہیں اسکا جواب میں حدیث ہل شققت قلبہ کو پیش کر کے دیتا ہوں اس حدیث سے ظاہر ہے کہ باوجود اسکے کہ صحابی ظاہر حالات پر رہتی پر معلوم ہوتا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو غلطی پر ٹھہراتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تمنے کیوں ایسا ہی تصور اٹھائی اور کیوں نہ سمجھا کہ وہ تیرا بھائی ہے۔ جبکہ اسنے کہا تھا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں کیا تو نے اسکا دل پھاڑ کر دیکھا تھا۔ نبی کریم نے حسن ظنی کی ایسی تاکید کی ہے کہ باوجود اسکے کہ واقعات خلاف ہوں پھر بھی حسن ظنی سے کام لینا چاہیئے۔ مولویوں اور انگریزی خوانوں کی جو عداوت ہے وہ دل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور حقارت کا تعلق بھی دل ہی سے ہے۔ اسلیئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ عربی خواں انگریزی خوانوں کو حقیر سمجھتے اور انسے عداوت رکھتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ ہمنے انکے دل پھاڑ کر نہیں دیکھے۔ پھر میں کہتا ہوں اسنے کسطرح سمجھ لیا کہ ان مولویوں کو انگریزی خوانوں سے عداوت اور نفرت ہے جو سالہا سال خدمت دین کر رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنے وطنوں کو چھوڑا۔ آبائی مذہب کو چھوڑا۔ رشتہ داروں کو ترک کر دیا جنہوں نے اس قسم کی قربانیاں کیں جو قابل قدر ہیں اور پھر جو وہ منہ سے اقرار کرتے ہیں اسکے مطابق کام کر کے بھی دکھلاتے ہیں پھر جبکہ وہ اس بات سے انکار کر رہے ہیں کہ انکو انگریزی خوانوں سے عداوت ہے ایسے لوگوں کے متعلق اگر کہا جائے کہ انکے دلمیں عداوت ہے تو اس سے بڑھ کر اور کیا بدظنی ہو سکتی ہے۔ اگر کسی کے متعلق بدظنی سے کام لینا چاہیئے۔ تو پھر میں بھی ہر ایک بیعت کرنیوالے پر بدظنی کروں کہ معلوم نہیں کہ یہ کس غرض سے بیعت کرتا ہے اور جو بھی کام کرے اسکے متعلق سمجھوں کہ نہ معلوم کس نیت سے کام کرتا ہے تو پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدظنی کرنیوالا کبھی کامیاب نہیں ہوتا

دنیا میں بہت سے ایسے نالایق بادشاہ گذرے ہیں جو بدظنی کرتے تھے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے خادموں کو قتل کرا دیتے تھے لیکن وہ دنیا میں کبھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گئے۔ دوسرے لوگ ہمیشہ ان کو ذلیل سمجھتے رہے ہیں انہوں نے محض بدظنی کی بنا پر اپنے وفاداروں کو قتل کرایا۔ پس بدظنی کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بعض لوگوں کو بدظنی سے نفع کا خیال ہوتا ہے۔ لیکن یہاں تو بدظنی سے کوئی نفع نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس بدظنی سے انگریزی خوانوں کو بھلا کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ پس میں بھی نبی کریمؐ کی طرح کہتا ہوں۔ کہ کیا تم نے عربی خوانوں کے دلوں کو پھاڑ کر دیکھ لیا ہے کہ ان کے دل میں انگریزی خوانوں سے عداوت ہے۔

مولوی سرور شاہ صاحب کا خطبہ جمعہ

باقی مولوی سرور شاہ صاحب کے خطبہ سے جو نتیجہ نکالا گیا تھا۔ اور جو غلط مفہوم سمجھا گیا تھا۔ اس وجہ سے میں نے اگلے جمعہ میں ہی تردید کر دی تھی۔ میں نے کہا تھا۔ کہ میں نے وہ خطبہ نہیں سنا۔ بعض اوقات جب میں تکلیف کی وجہ سے بول نہ سکوں۔ تو جمعہ میں آجاتا ہوں۔ اور خطبہ میری موجودگی میں ہوتا ہے۔ لیکن اس دفعہ میں ابھی نہیں سکا تھا۔ اور میں نے نہیں سنا تھا۔ کہ مولوی صاحب نے کیا کہا تھا۔ اسلئے میں نے کہا تھا۔ میں یہ امید نہیں کر سکتا۔ کہ جو مضمون مولوی صاحب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ واقع میں انہوں نے بیان کیا ہو۔ اور میں نے اس بات کی تشریح کر دی تھی۔ مگر دیکھو کہ بدظنی کا کیسا خطرناک نتیجہ نکلتا ہے۔ اور بدظنی سے انسان کہاں تک پہنچتا ہے۔ اس شخص نے بدظنی سے ایسے شخص کے متعلق استدلال کیا۔ جو اس کا محسن تھا۔ سب سے پہلے جس شخص کی طرف سے مولوی صاحب کے خطبہ کے متعلق مجھے یہ کہا گیا۔ کہ چونکہ مولوی صاحب کے مضمون سے لوگوں نے غلط نتیجہ نکالا ہے۔ اور خطرہ ہے۔ کہ انگریزی خوانوں کے دلوں کو اس سے تکلیف پہنچے۔ اس لئے مولوی صاحب کو جلدی تدارک کرنا چاہیئے۔ اور اس غلط فہمی کو دور کر دینا چاہیئے وہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری تھے۔ اور سب سے پہلے ایک مولوی ہی نے ان کی طرف سے مجھے یہ بات کہی۔ تو جس شخص نے اس خطبہ کے متعلق مجھے اطلاع کرائی۔ اس کے متعلق یہ بدظنی کی گئی۔ کہ اس کی صلاح اور مشورہ سے یہ خطبہ پڑھا گیا تھا۔ اگر وہ بدظنی نہ کرتا۔ تو ایسے خطرناک امر میں مبتلا نہ ہوتا۔ کہ ان لوگوں کو دشمن قرار دیتا۔ جن کی طرف سے حسن سلوک کیا گیا تھا؛

مدرسہ احمدیہ کے طلباء

پھر یہ بات اس نے بیان کی۔ کہ مدرسہ احمدیہ کے لڑکے انگریزی سکول کے اساتذہ کو سلام نہیں کہتے۔ اس کے متعلق میں کچھ رائے نہیں دے سکتا۔ کیونکہ نہ میں ان مدرسوں کا طالب علم اور نہ ہائی سکول کا استاد ہوں۔ اور میرے سامنے وہ لڑکے ایسا کبھی نہیں کرسکتے اور نہ میں ان پر بدظنی کرتا ہوں۔ کہ وہ ایسا کرتے ہیں لیکن اگر وہ ایسا کرتے ہیں۔ تو یہ نہایت گندی اور خلاف اسلام بات ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے کی تو غرض یہ ہے۔ کہ وہ خدمت اسلام کے لئے تیار ہوں۔ اور اسلام کا یہ حکم ہے۔ کہ خواہ کوئی ہو۔ اسے سلام کہا جائے۔ بعض صحابہ مثلاً عبداللہ بن عمر وغیرہ اسی غرض سے بعض اوقات بازار یا کوچہ میں جاتے۔ کہ لوگوں کو سلام کہیں۔ مدرسہ احمدیہ خدمت اسلام کے لئے ہے۔ نہ کہ اس کے خلاف چلنے کے لئے۔ پس میں ان پر بدظنی نہیں کرتا۔ لیکن پھر بھی کہتا ہوں۔ اگر ان میں سے کوئی اس مرض میں مبتلا ہو۔ تو اس کو توبہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اس سے زیادہ میں اس بات کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔

لفظ مولوی کی حقیقت

باقی رہا یہ کہ میاں بشیر احمد صاحب نے ماسٹر عبدالمغنی صاحب ماسٹر رحیم بخش صاحب۔ خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب کو مولوی کہا ہے۔ اور لوگوں کو بھی ترغیب دی ہے۔ کہ وہ ان کو مولوی کہا کریں۔ تاکہ مولویوں کی سی شہرت ہو۔ اور انگریزی خوانوں کے اچھے کام ان کی طرف منسوب ہوں۔ مجھے تحقیقات سے اب تک معلوم نہیں ہوا۔ کہ میاں بشیر احمد صاحب نے ایسا کہا ہے۔ اور نہ کوئی اس بات کا گواہ ملا ہے۔ اور ہمیں تو اب تک کبھی معلوم نہیں ہوا۔ کہ ہم میں سے کون ہے۔ جو مولوی کہلانا چاہتا ہے۔ اور مولویت کے ساتھ اُنس رکھتا ہے۔ کیونکہ مولوی لفظ کا قدرتاً ہماری جماعت کے لوگوں کو ادب و احترام نہیں رہا۔ اور نہ اس سے انس ہے۔ کیونکہ نہ تو ابتدائی زمانہ اسلام میں کوئی مولوی کہلایا۔ اور نہ درمیانی زمانہ کے بزرگوں نے اپنے آپ کو مولوی کہلایا۔ وہ امام پکارے جاتے تھے۔ اور اب ہمارے سامنے جو مولوی آئے۔ وہ تو وہ ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی شدید مخالفت کی۔ اور آپ پر کفر و فسق کے فتوے لگائے۔ باقی جو بزرگ اسلام میں گذرے ہیں۔ وہ امام کے لفظ سے پکارے گئے ہیں جیسے شیخ عبدالقادر۔ نیز اور دوسرے عالموں کو امام یا علامہ کہا جاتا تھا۔ آج کل جو مولوی ہیں۔ وہ ہمارے اشد ترین دشمن ہیں۔ اس لئے میری تو عقل میں ہی یہ نہیں آتا۔ کہ ہم میں سے کسی کو مولویت سے انس ہو۔ یا مولوی کہلانا چاہتا ہو۔ پھر یہ کہ ان لوگوں کو مولوی کہکر جماعت کو یہ دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی ہی ہیں جو سب کام کر رہے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ مجھے تو آج تک کبھی باہر سے کوئی چٹھی نہیں آئی۔ کہ فلاں جگہ مولوی ثناءاللہ سے مباحثہ ہے مولوی عبدالمغنی کو بھیجد و یا مولوی ذوالفقار علی صاحب یا مولوی رحیم بخش صاحب کو بھیجدو۔ پس یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ اگر ان لوگوں کو مولوی کہا جائے۔ تو جماعت کو یہ خیال ہو۔ کہ یہ لوگ مولوی ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ تمام جماعت ان کو انگریزی خواں سمجھتی ہے۔ ان کے متعلق یونہی زبانوں پر مولوی کا لفظ جاری ہو گیا۔ جس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ وہ واقع میں مولوی سمجھے جاتے ہیں۔ مثلاً مولوی رحیم بخش صاحب ہیں۔ اگر ان کو کبھی مولوی کہا جاتا ہے۔ تو اس لحاظ سے کہ انہوں نے عربی میں ایم۔ اے پاس کیا ہے

236

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدظنی کرنیوالا کبھی کامیاب نہیں ہوتا

دنیا میں بہت سے ایسے نالائق بادشاہ گذرے ہیں جو بدظنی کرتے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے خادموں کو قتل کرا دیتے تھے۔ لیکن وہ دنیا میں کبھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گئے۔ دوسرے لوگ ہمیشہ ان کو ذلیل سمجھتے رہے ہیں انہوں نے محض بدظنی کی بنا پر اپنے وفاداروں کو قتل کرایا۔ پس بدظنی کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بعض لوگوں کو بدظنی سے نفع کا خیال ہوتا ہے۔ لیکن یہاں تو بدظنی سے کوئی نفع نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس بدظنی سے انگریزی خوانوں کو بھلا کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ پس میں بھی نبی کریمؐ کی طرح کہتا ہوں۔ کہ کیا تم نے عربی خوانوں کے دلوں کو پھاڑ کر دیکھ لیا ہے کہ ان کے دل میں انگریزی خوانوں سے عداوت ہے۔

مولوی سرور شاہ صاحب کا خطبہ جمعہ

باقی مولوی سرور شاہ صاحب کے خطبہ سے جو نتیجہ نکالا گیا تھا۔ اور جو غلط مفہوم سمجھا گیا تھا۔ اس وجہ سے میں نے اگلے جمعہ میں ہی تردید کر دی تھی۔ میں نے کہا تھا۔ کہ میں نے وہ خطبہ نہیں سنا۔ بعض اوقات جب میں تکلیف کی وجہ سے بول نہ سکوں۔ تو جمعہ میں آجاتا ہوں۔ اور خطبہ میری موجودگی میں ہوتا ہے۔ لیکن اس دفعہ میں آ بھی نہیں سکا تھا۔ اور میں نے نہیں سنا تھا۔ کہ مولوی صاحب نے کیا کہا تھا۔ اسلئے میں نے کہا تھا۔ میں یہ امید نہیں کر سکتا۔ کہ جو مضمون مولوی صاحب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ واقع میں انہوں نے بیان کیا ہو۔ اور میں نے اس بات کی تشریح کر دی تھی۔ مگر دیکھو کہ بدظنی کا کیسا خطرناک نتیجہ نکلتا ہے۔ اور بدظنی سے انسان کہاں تک پہنچتا ہے۔ اس شخص نے بدظنی سے ایسے شخص کے متعلق استدلال کیا۔ جو اس کا محسن تھا۔ سب سے پہلے جس شخص کی طرف سے مولوی صاحب کے خطبہ کے متعلق مجھے یہ کہا گیا۔ کہ چونکہ مولوی صاحب کے مضمون سے لوگوں نے غلط نتیجہ نکالا ہے۔ اور خطرہ ہے۔ کہ انگریزی خوانوں کے دلوں کو اس سے تکلیف پہنچے۔ اس لئے مولوی صاحب کو جلدی تدارک کرنا چاہیئے۔ اور اس غلط فہمی کو دور کر دینا چاہیئے وہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری تھے۔ اور سب سے پہلے ایک مولوی ہی نے ان کی طرف سے مجھے یہ بات کہی۔ تو جس شخص نے اس خطبہ کے متعلق مجھے اطلاع کرائی۔ اس کے متعلق یہ بدظنی کی گئی۔ کہ اس کی صلاح اور مشورہ سے یہ خطبہ پڑھا گیا تھا۔ اگر وہ بدظنی نہ کرتا تو ایسے خطرناک امر میں مبتلا نہ ہوتا۔ کہ ان لوگوں کو دشمن قرار دیتا۔ جن کی طرف سے حسن سلوک کیا گیا تھا*

مدرسہ احمدیہ کے طلباء

پھر یہ بات اس نے بیان کی۔ کہ مدرسہ احمدیہ کے لڑکے انگریزی سکول کے اساتذہ کو سلام نہیں کہتے۔ اس کے متعلق میں کچھ رائے نہیں دے سکتا۔ کیونکہ نہ میں ان مدرسوں کا طالب علم اور نہ ہائی سکول کا استاد ہوں۔ اور میرے سامنے وہ لڑکے ایسا کر بھی نہیں سکتے اور نہ میں ان پر بدظنی کرتا ہوں۔ کہ وہ ایسا کرتے ہیں لیکن اگر وہ ایسا کرتے ہیں۔ تو یہ نہایت گندی اور خلاف اسلام بات ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے کی تو غرض یہ ہے۔ کہ وہ خدمت اسلام کے لئے تیار ہوں۔ اور اسلام کا یہ حکم ہے۔ کہ خواہ کوئی ہو۔ اسے سلام کہا جائے۔ بعض صحابہ مثلاً عبداللہ بن عمر وغیرہ اسی غرض سے بعض اوقات بازار یا کوچہ میں جاتے۔ کہ لوگوں کو سلام کہیں۔ مدرسہ احمدیہ خدمت اسلام کے لئے ہے۔ نہ کہ اس کے خلاف چلنے کے لئے۔ پس میں ان پر بدظنی نہیں کرتا۔ لیکن پھر بھی کہتا ہوں۔ اگر ان میں سے کوئی اس مرض میں مبتلا ہو۔ تو اس کو توبہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اس سے زیادہ میں اس بات کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔

لفظ مولوی کی حقیقت

باقی رہا یہ کہ میاں بشیر احمد صاحب نے ماسٹر عبدالمغنی صاحب ماسٹر رحیم بخش صاحب۔ خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب کو مولوی کہلا ہے۔ اور لوگوں کو بھی ترغیب دی ہے۔ کہ وہ ان کو مولوی کہا کریں۔ تاکہ مولویوں کی شہرت ہو۔ اور انگریزی خوانوں کے اچھے کام ان کی طرف منسوب ہوں۔ مجھے تحقیقات سے اب تک معلوم نہیں ہوا۔ کہ میاں بشیر احمد صاحب نے ایسا کہا ہے۔ اور نہ کوئی اس بات کا گواہ ملا ہے۔ اور مجھے تو اب تک یہ بھی معلوم نہیں ہوا۔ کہ ہم میں سے کون ہے۔ جو مولوی کہلانا چاہتا ہے۔ اور مولویت کے ساتھ انس رکھتا ہے۔ کیونکہ مولوی لفظ کا قدر تاً ہماری جماعت کے لوگوں کو ادب و احترام نہیں رہا۔ اور نہ اس سے انس ہے۔ کیونکہ نہ تو ابتدائی زمانہ اسلام میں کوئی مولوی کہلایا۔ اور نہ درمیانی زمانہ کے بزرگوں نے اپنے آپ کو مولوی کہلایا۔ وہ امام پکارے جاتے تھے۔ اور اب ہمارے سامنے جو مولوی آئے۔ وہ تو وہ ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی شدید مخالفت کی۔ اور آپ پر کفر و فسق کے فتوے لگائے۔ باقی جو بزرگ اسلام میں گذرے ہیں۔ وہ امام کے لفظ سے پکارے گئے ہیں جیسے شیخ عبدالقادر۔ فقہا اور دوسرے عالموں کو امام یا علامہ کہا جاتا تھا۔ آج کل جو مولوی ہیں۔ وہ ہمارے اشد ترین دشمن ہیں۔ اس لئے میری تو عقل میں ہی یہ نہیں آتا۔ کہ ہم میں سے کسی کو مولویت سے انس ہو۔ یا مولوی کہلانا چاہتا ہو۔ پھر یہ کہ ان لوگوں کو مولوی کہکر جماعت کو یہ دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی ہی ہیں جو سب کام کر رہے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ مجھے تو آج تک کبھی باہر سے کوئی چٹھی نہیں آئی۔ کہ فلاں جگہ مولوی ثناء اللہ سے مباحثہ ہے۔ مولوی عبدالمغنی کو بھیجدو یا مولوی ذوالفقار علی صاحب یا مولوی رحیم بخش صاحب کو بھیجدو۔ پس یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ اگر ان لوگوں کو مولوی کہا جائے۔ تو جماعت کو یہ خیال ہو۔ کہ یہ لوگ مولوی ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ تمام جماعت ان کو انگریزی خواں سمجھتی ہے۔ ان کے متعلق یونہی زبانوں پر مولوی کا لفظ جاری ہو گیا۔ جس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ وہ واقع میں مولوی سمجھے جاتے ہیں۔ مثلاً مولوی رحیم بخش صاحب ہیں۔ اگر ان کو کبھی مولوی کہا جاتا ہے۔ تو اس لحاظ سے کہ انہوں نے عربی میں ایم۔ اے پاس کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کبھی ماسٹر بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ انگریزی خواں بھی ہیں۔ اسی طرح ماسٹر عبد المغنی صاحب کے متعلق بھی جماعت کو دھوکہ نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ جماعت کے لوگ جانتے ہیں۔ کہ وہ انگریزی خواں ہیں؛

مشورہ میں کون لوگ بلائے جاتے ہیں

باقی رہا یہ کہ میں مولویوں کو ہی مشورہ میں بلاتا ہوں یہ بھی بالکل خلاف واقعہ ہے۔ مثلاً پیچھے ملکانوں کے متعلق جن لوگوں کو مشورہ میں بلایا جاتا تھا۔ وہ صرف مولوی ہی نہ تھے۔ بلکہ انگریزی خواں بھی تھے۔ اور انگریزی دانوں کی تعداد زیادہ تھی۔ انگریزی خوانوں میں سے میاں بشیر احمد صاحب۔ ماسٹر رحیم بخش صاحب۔ ماسٹر عبد المغنی صاحب مولوی شیر علی صاحب۔ ذو الفقار علی خانصاحب تھے۔

اور مولویوں میں سے حافظ روشن علی صاحب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری۔ مولوی سرور شاہ صاحب مولوی اسماعیل صاحب تھے۔

باقی شیخ محمد یوسف صاحب۔ قاضی اکمل صاحب میر قاسم علیصاحب یہ وہ لوگ ہیں جو نہ انگریزی خواں کہلا سکتے ہیں۔ نہ عربی خواں۔ قاضی اکمل صاحب نے اگرچہ درسی کتب عربی کی پڑھی ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنی آیندہ زندگی کو ایسے رنگ میں نہیں چلایا کہ وہ مولوی کہلاتے۔ پھر ولی اللہ شاہ صاحب بھی تھے۔ وہ بھی آدھے انگریزی خواں اور آدھے عربی خواں ہیں۔ انہوں نے عربی پڑھی ہے۔ مگر وہ بھی انگریزی کی طرز پر۔ پس اگر مشورہ میں تعداد مد نظر رکھی جائے۔ تو مولویوں کی کم ہے۔ ہاں چودہری نصر اللہ خانصاحب بھی تھے وہ بھی نہ انگریزی خواں نہ عربی خواں ہیں۔ وہ وکیل ہیں۔ باقی صیغوں کے ناظر بھی انگریزی خواں ہیں مولوی نہیں

کام لینے کا طریق

پھر یہ کہ میں عربی خوانوں سے کام لیتا ہوں۔ انگریزی خوانوں سے نہیں لیتا۔ یہ بھی غلط ہے۔ میں جب کبھی کسی کو کسی کام پر مقرر کرتا ہوں۔ تو میرے ذہن میں یہی ہوتا ہے۔ کہ یہ اس کام کا اہل ہے۔ اور اس کام کو کر سکتا ہے۔ لیکن میرے ذہن میں یہ کبھی نہیں آیا۔ کہ یہ انگریزی خواں ہے یا عربی خواں

میرے ذہن میں جو سوال اٹھتا ہے۔ وہ یہی ہوتا ہے۔ کہ آیا فلاں شخص فلاں کام کر سکتا ہے یا نہیں۔ اور جس کو میں کسی کام کا اہل سمجھتا ہوں خواہ وہ انگریزی خواں ہو۔ یا عربی دان۔ یا اور کوئی اسے کام پر مقرر کرتا ہوں۔ کیونکہ میرے مد نظر کسی کی ڈگری یا سند نہیں ہوتی۔ بلکہ کام کی اہلیت ہوتی ہے پس ہمارے پاس وہ رہ سکتا ہے۔ جو خیال کرے کہ میں احمدی ہوں اور وہ شخص کبھی اس جماعت میں نہیں ٹھہر سکتا۔ جو اپنے آپ کو انگریزی خواں یا عربی خواں ہونے کی حیثیت سے ہمارے پاس ٹھہرانا چاہے۔ کیونکہ یہ ایک جماعت یا ایک کمیونٹی ہے۔ جس میں احمدیت کے نقطہ اتحاد پر چل کر کام کرنا ہے۔ نہ کہ مولوی یا انگریزی خواں ہو کر؛

مشورہ میں مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ کو بلانا

پھر یہ کہ مدرسہ احمدیہ کے استاد مشورہ میں بلائے جاتے ہیں۔ اور انگریزی مدرسہ کے استاد نہیں بلائے جاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انگریزی خوانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ان میں سے زیادہ لائق آدمی اعلےٰ کاموں کے لئے ہم نے چن لئے ہیں۔ لیکن عربی خواں تھوڑے ہیں۔ اور ان میں سے لائق آدمیوں کو ہم نے مدرسہ میں لگایا ہوا ہے۔ کیونکہ اور آدمی مدرسہ کا کام چلانے کے لئے ہمارے پاس نہیں اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان کو معمولی مدرس کی حیثیت سے بلایا جاتا ہے۔ بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ سلسلہ کے عالم ہیں۔ باوجود علم و فضل کے یہ ان کی قربانی ہے کہ وہ مدرسہ کا کام چلا رہے ہیں۔ ورنہ اصل ان کا یہ کام نہیں۔ اگر ان کی جگہ ہمیں عربی خواں کافی تعداد میں مل جائیں۔ تو ان کو ہمیں اور کاموں پر لگانے کی ضرورت ہے؛

خلیفہ کے متعلق بدظنی کی حقیقت

پھر خلیفہ کے متعلق یہ کہنا کہ اس کا بھی ان باتوں میں دخل ہے۔ اور وہ عربی خوانوں کی رعایت کرتا ہے۔ کیونکہ خلافت کے جھگڑے میں عربی خواں ہی اس کی تائید میں کھڑے تھے۔ یہ ایسا خیال ہے۔ کہ اس کے رکھنے والا خلیفہ کی بیعت میں نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اس کا اس سے یہ مطلب ہے کہ خلیفہ اتنا بے وقوف ہے۔ کہ اس کو پتہ ہی نہیں۔ کہ خلافت کیا ہے۔ اور خلیفہ کون بناتا ہے۔

خلافت کے جھگڑے کے وقت اگر کچھ انگریزی خواں مخالفت کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ تو کچھ انگریزی خواں تائید میں بھی تو کھڑے تھے۔ جیسے مولوی شیر علی صاحب ذو الفقار علی خانصاحب وغیرہ پھر اگر بعض مولوی تائید میں تھے۔ تو بعض مخالف بھی تھے۔ جیسے مولوی غلام حسن صاحب پشاوری

خلافت کا بوجھ

پھر میں کہتا ہوں۔ کسی کو خلیفہ ہونے سے فائدہ کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ لوگوں کے مصائب اور ان کی اصلاح کیلئے غم کھاتا اور کڑھتا رہے۔ کہ کسی طرح جماعت کا جہاز پار ہو جائے۔

خلافت اس سے زیادہ نہیں۔ کہ وہ ایک مردم کش چیز ہے۔ وہ کسی کے قتل کے لئے ایک نہایت سریع التاثیر آلہ ہے۔ جو مضبوط سے مضبوط اور جوان سے جوان آدمی کو تھوڑے عرصہ میں مار دیتا ہے اور بیہ ایک آزاد آدمی کو غلام بنا دیتی ہے۔ اور گھن کی طرح اس کو کھا جاتی ہے۔ باقی رہے خدا کے فضل اور احسانات وہ صرف خلافت کے ساتھ وابستہ نہیں۔ کیا نبوت براہ راست نہیں ملتی۔ بیشک روحانی فضل خلیفہ پر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضلوں میں داخل ہونیکے لئے صرف یہی روحانی دروازہ نہیں؛

اگر کوئی اپنی خواہش سے خلیفہ بنتا ہے۔ تو اس قسم کی خلافت تو بجائے رحمت کے زحمت ہے۔ اور وہ شخص ایک ملعون انسان ہے۔ جو ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔ اور کبھی بھی وہ کوئی تائید الٰہی نہیں حاصل کر سکتا پھر میرے نزدیک خلافت کی عظیم الشان مشکلات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ خلیفہ خلافت سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ وہ مجبور و معذور ہوتا ہے۔ وہ اعتراض کرنے والوں کو عملی جواب نہیں دے سکتا۔ ایک ہیڈ ماسٹر جس پر لوگوں کو اعتراض ہو۔ وہ کسی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کبھی ماسٹر بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ انگریزی خواں بھی ہیں۔ اسی طرح ماسٹر عبد المغنی صاحب کے متعلق بھی جماعت کو دھوکہ نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ جماعت کے لوگ جانتے ہیں۔ کہ وہ انگریزی خواں ہیں۔

مشورہ میں کون لوگ بلائے جاتے ہیں

باقی رہا یہ کہ میں مولویوں کو ہی مشورہ میں بلاتا ہوں یہ بھی بالکل خلاف واقعہ ہے۔ مثلاً پچھلے ملکانوں کے متعلق جن لوگوں کو مشورہ میں بلایا جاتا تھا۔ وہ صرف مولوی ہی نہ تھے۔ بلکہ انگریزی خواں بھی تھے۔ اور انگریزی دانوں کی تعداد زیادہ تھی۔ انگریزی خوانوں میں سے میاں بشیر احمد صاحب۔ ماسٹر رحیم بخش صاحب۔ ماسٹر عبد المغنی صاحب مولوی شیر علی صاحب۔ ذوالفقار علی خانصاحب تھے۔ اور مولویوں میں سے حافظ روشن علی صاحب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری۔ مولوی سرور شاہ صاحب مولوی اسماعیل صاحب تھے۔

باقی شیخ محمد یوسف صاحب۔ قاضی اکمل صاحب میر قاسم علی صاحب یہ وہ لوگ ہیں جو نہ انگریزی خواں کہلا سکتے ہیں۔ نہ عربی خواں۔ قاضی اکمل صاحب نے اگرچہ درسی کتب عربی کی پڑھی ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنی آئندہ زندگی کو ایسے رنگ میں نہیں چلایا کہ وہ مولوی کہلاتے۔ پھر ولی اللہ شاہ صاحب بھی تھے۔ وہ بھی آدھے انگریزی خواں اور آدھے عربی خواں ہیں انہوں نے عربی پڑھی ہے۔ مگر وہ بھی انگریزی کی طرز پر۔ پس اگر مشورہ میں تعداد مدنظر رکھی جائے۔ تو مولویوں کی کم ہے۔ ہاں چوہدری نصر اللہ خانصاحب بھی تھے وہ بھی نہ انگریزی خواں نہ عربی خواں ہیں۔ وہ وکیل ہیں۔ باقی صیغوں کے ناظر بھی انگریزی خواں ہی [illegible]

کام لینے کا طریق

پھر یہ کہ میں عربی خوانوں سے ہی کام لیتا ہوں انگریزی خوانوں سے نہیں لیتا۔ یہ بھی غلط ہے۔ جب میں کسی کو کسی کام پر مقرر کرتا ہوں۔ تو میرے ذہن میں یہی ہوتا ہے۔ کہ یہ اس کام کا اہل ہے۔ وہ اس کام کو کر سکتا ہے۔ لیکن میرے ذہن میں یہ کبھی نہیں آیا۔ کہ یہ انگریزی خواں ہے یا عربی خواں میرے ذہن میں جو سوال اٹھتا ہے۔ وہ یہی ہوتا ہے۔ کہ آیا فلاں شخص فلاں کام کر سکتا ہے یا نہیں۔ اور جس کو میں کسی کام کا اہل سمجھتا ہوں خواہ وہ انگریزی خواں ہو۔ یا عربی دان۔ یا اور کوئی اسے کام پر مقرر کرتا ہوں۔ کیونکہ میرے مدنظر کسی کی ڈگری یا سند نہیں ہوتی۔ بلکہ کام کی اہلیت ہوتی ہے پس ہمارے پاس وہ رہ سکتا ہے۔ جو خیال کرے کہ میں احمدی ہوں اور وہ شخص کبھی اس جماعت میں نہیں ٹھہر سکتا۔ جو اپنے آپ کو انگریزی خواں یا عربی خواں ہونے کی حیثیت سے ہمارے پاس ٹھہرانا چاہے۔ کیونکہ یہ ایک جماعت یا ایک کمیونٹی ہے۔ جس میں احمدیت کے نقطہ اتحاد پر چل کر کام کرنا ہے۔ نہ کہ مولوی یا انگریزی خواں ہو کر۔

مشورہ میں مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ کو بلانا

پھر یہ کہ مدرسہ احمدیہ کے استاد مشورہ میں بلائے جاتے ہیں۔ اور انگریزی مدرسہ کے استاد نہیں بلائے جاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انگریزی خوانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ان میں سے زیادہ لائق آدمی اعلیٰ کاموں کے لئے ہم نے چن لئے ہیں۔ لیکن عربی خواں تھوڑے ہیں۔ اور ان میں سے لائق آدمیوں کو ہم نے مدرسہ میں لگایا ہوا ہے۔ کیونکہ اور آدمی مدرسہ کا کام چلانے کے لئے ہمارے پاس نہیں اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان کو معمولی مدرس کی حیثیت سے بلایا جاتا ہے۔ بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ سلسلہ کے عالم ہیں۔ باوجود علم وفضل کے یہ ان کی قربانی ہے کہ وہ مدرسہ کا کام چلا رہے ہیں۔ ورنہ اصل ان کا یہ کام نہیں۔ اگر ان کی جگہ ہمیں عربی خواں کافی تعداد میں مل جائیں۔ تو ان کو ہمیں اور کاموں پر لگانے کی ضرورت ہے۔

خلیفہ کے متعلق بدظنی کی حقیقت

پھر خلیفہ کے متعلق یہ کہنا کہ اس کا بھی ان باتوں میں دخل ہے۔ اور وہ عربی خوانوں کی رعایت کرتا ہے۔ کیونکہ خلافت کے جھگڑے میں عربی خواں ہی اس کی تائید میں کھڑے تھے۔ یہ ایسا خیال ہے۔ کہ اس کے رکھنے والا خلیفہ کی بیعت میں نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اس کا اس سے یہ مطلب ہے کہ خلیفہ اتنا بے وقوف ہے۔ کہ اس کو پتہ ہی نہیں۔ کہ خلافت کیا ہے۔ اور خلیفہ کون بناتا ہے۔

خلافت کے جھگڑے کے وقت اگر کچھ انگریزی خواں مخالفت کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ تو کچھ انگریزی خواں تائید میں بھی تو کھڑے تھے۔ جیسے مولوی شیر علی صاحب ذوالفقار علی خانصاحب وغیرہ پھر اگر بعض مولوی تائید میں تھے۔ تو بعض مخالف بھی تھے۔ جیسے مولوی غلام حسن پشاوری

خلافت کا بوجھ

پھر میں کہتا ہوں۔ کسی کو خلیفہ ہونے سے فائدہ کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ لوگوں کے مصائب اور ان کی اصلاح کیلئے غم کھاتا اور کڑھتا رہے۔ کہ کسی طرح جماعت کا جہاز پار ہو جائے۔

خلافت اس سے زیادہ نہیں۔ کہ وہ ایک مردم کش چیز ہے۔ وہ کسی کے قتل کے لئے ایک نہایت سریع التاثیر آلہ ہے۔ جو مضبوط سے مضبوط اور جوان سے جوان آدمی کو تھوڑے عرصہ میں مار دیتا ہے اور یہ ایک آزاد آدمی کو غلام بنا دیتی ہے۔ اور گھن کی طرح اس کو کھا جاتی ہے۔ باقی رہے خدا کے فضل اور احسانات وہ صرف خلافت کے ساتھ وابستہ نہیں۔ کیا نبوت براہ راست نہیں ملتی۔ بیشک روحانی فضل خلیفہ پر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضلوں میں داخل ہونے کے لئے صرف یہی روحانی دروازہ نہیں۔

اگر کوئی اپنی خواہش سے خلیفہ بنتا ہے۔ تو اس قسم کی خلافت تو بجائے رحمت کے زحمت ہے۔ اور وہ شخص ایک ملعون انسان ہے۔ جو ذلیل ورسوا کیا جاتا ہے۔ اور کبھی بھی وہ کوئی تائید الٰہی نہیں حاصل کر سکتا

پھر میرے نزدیک خلافت کی عظیم الشان مشکلات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ خلیفہ خلافت سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ وہ مجبور ومعذور ہوتا ہے۔ وہ اعتراض کرنے والوں کو عملی جواب نہیں دے سکتا۔ ایک ہیڈ ماسٹر جس پر لوگوں کو اعتراض ہو۔ وہ کسی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرواہ نہ کرتا ہؤا ہیڈ ماسٹری سے استعفا دے سکتا ہے۔ کہ میں اس سے الگ ہوتا ہوں۔ لیکن ایک خلیفہ خلافت سے نہیں ہٹ سکتا۔ اور وہ اس طرح جواب نہیں دے سکتا۔ اور یہی وہ منصب ہے۔ کہ اس پر قایم ہونے والے پیچھے ہٹنے کے اختیار سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ خلیفہ ہی وہ شخص ہوتا ہے۔ کہ جس کے ہاتھ بند ہوتے ہیں۔ اس لئے دوسرے کے مکا کا جواب نہیں دے سکتا۔ اس کی زبان بھی بند ہوتی ہے۔ اور کسی شریف انسان کے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کوئی کمینگی نہیں ہو سکتی۔ کہ اس شخص پر حملہ کیا جائے جس کی زبان اور ہاتھ بند ہوں۔ جس شخص کے ہاتھ جواب دینے سے بند ہیں۔ اور جس کی زبان بھی بند ہے۔ اس پر حملہ کرنا نہایت کمینگی ہے۔ اگر خلیفہ کو دست بردار ہونے کا اختیار ہوتا تو کئی خلیفے ایسے ہوتے۔ جو معترضوں کو کہدیتے کہ تم خلافت کو لیجاؤ ہم الگ ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ خلیفہ سے یہ اختیار چھین لیا جاتا ہے۔ اس لئے خواہ کیسی حالت ہو۔ وہ خلافت سے دست بردار ہونے کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔

مولویوں اور انگریزی خوانوں کو نصیحت

ان جوابوں کے بعد میں دونوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اگر اس قسم کے خیالات ان کے دل میں ہوں۔ تو ان کو نکال دیں۔ یاد رکھو کہ تفرقہ اندازی کسی طرح بھی مفید نہیں ہوتی۔ کوئی ترقی کرنے والی قوم بھی دنیا میں ایسی نہیں گذری۔ جس کا ایک حصہ دنیاوی علوم کی طرف متوجہ نہ ہؤا ہو۔ اور نہ کبھی کوئی ایسی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ جس کا ایک حصہ دنیاوی علوم کی طرف توجہ نہ کرے۔ جس طرح کبھی کوئی مکان بغیر دیواروں کے نہیں بن سکتا۔ اور نہ قایم رہ سکتا ہے۔ اسی طرح وہ طبقہ جو زیادہ قابل ہو اس بات کے کہ وہ دینی طور پر سلسلہ کا عمود اور ستون ہو۔ اور مالی خدمت سلسلہ کی کرے۔ اس کے نہ ہونے سے بھی ایسی جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ اسی طرح اگر مولویوں کو نکال دیا جائے۔ تب بھی جماعت قایم نہیں رہ سکتی۔ اور نہ ترقی کر سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ نہ انگریزی خوانوں کی ہے نہ مولویوں کی

یہ جماعت نہ انگریزی خوانوں سے بنی ہے۔ اور نہ مولویوں سے۔ جماعت احمدیہ انہی دو طبقوں کے لوگ نہیں ہیں۔ بلکہ جماعت کا ۹۰ فی صدی حصہ ان دونوں کے علاوہ بھی ہے۔ اور وہ زیادہ سلسلہ کا کام کرتا ہے۔ ہاں ایک بات رہ گئی۔ کہ ایک انگریزی خوان شیخ عبد الرحمن مصری سے زیادہ جلدی حوالے نکال سکتا ہے۔ مگر حوالوں کے ساتھ علم کا کیا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود بھی دوسروں سے حوالے نکلوایا کرتے تھے۔ اسی طرح میں بھی دوسروں سے حوالے نکلواتا ہوں۔ مضمون بتا دیا اور آیتیں نکلوا لیں۔ ایک دفعہ لاہور میں میں نے لیکچر دیا۔ اور حافظ روشن علی صاحب سے آیت پڑھوائی۔ تو ایک اخبار نویس نے لکھا کہ لیکچر تو اچھا تھا۔ لیکن ایک اور شخص سے پوچھ کر بولتے تھے۔ حوالہ نکالنا تو حافظ کا کام ہے۔ عالم کا کام مضمون تیار کرنا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ایک انگریزی خوان مولویوں سے زیادہ معارف بیان کر سکتا ہے۔ اور اس نے تو ایسی طرز سے کہا تھا کہ گویا اس انگریزی خوان نے معارف بیان بھی کر دیئے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو یہ ہمارے لئے خوشی کی بات ہے۔ لیکن اس سے انگریزی خوان علماء کی ضرورت سے مستغنی نہیں ہو سکتے۔

دیکھو نسخے تو سارے لوگ جانتے ہیں۔ لیکن اگر دنیا میں کوئی ڈاکٹر نہ رہے۔ تو نسخے بھی نہ رہیں۔ کیونکہ نسخے ڈاکٹروں کے ذریعہ سے ہی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح تم جو معارف بیان کرو گے۔ وہ قرآن ہی تو ہونگے۔ جو مولویوں سے سیکھے ہونگے خواہ کتنی بھی معارف بیان کرنے میں ترقی کر جاؤ۔ پھر بھی وہ مولویوں کے ہی بیان کردہ ہونگے۔ یا انہی کی تعلیم کا نتیجہ ہونگے۔ اور یہ معارف تب ہی حاصل ہو سکتے ہیں کہ ایک جماعت ایسی ہو۔ جو رات دن اسی کام میں لگی رہے

جماعت کی مشینری کے پرزے

پس دونوں کو اپنی جگہ پر سمجھنا چاہیئے۔ کہ دونوں جماعت کی مشینری کے پرزے ہیں۔ اگر انگریزی خوان انگلستان اور امریکہ وغیرہ میں کام کر رہے ہیں۔ تو وہ یہاں وہ کام نہیں کر سکتے جو مولوی کر رہے ہیں۔ پھر جو کام مولوی مصر ایران افغانستان وغیرہ ممالک میں کرتے ہیں۔ انگریزی خوان نہیں کر سکتے۔ پھر ان کے علاوہ اور لوگ ہیں۔ جو سلسلہ کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ ابھی ہمارا ایک بھائی محمد امین خان بخارا سے ہو کر آیا ہے۔ جو نہ انگریزی خوان ہے۔ نہ عربی خوان۔ اس نے جو قربانیاں کی ہیں۔ وہ بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ وہ جیلخانوں میں رہا ہے۔ عربی خوان یا انگریزی خوانوں میں سے کون ہے جو جیلخانوں میں رہا ہو۔

تو جماعت کا ہر شخص کام کر رہا ہے۔ ادنےٰ سے ادنےٰ مخلص احمدی بھی خدمت کر رہا ہے۔ پس اپنے خیالات میں حسن ظنی کا مادہ رکھو۔ اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ وہی بچے ماں باپ کی محبت اور پیار کو کھینچتے ہیں۔ جو آپس میں محبت کے ساتھ رہتے ہیں۔ اسی طرح اگر تم خدا کے فضلوں اور اس کے رسول اور اس کے خلیفہ کی دعاؤں کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اپنے دلوں سے بدظنی نکال دو۔ اور ہر ایک کو بھائی سمجھو۔ کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ تم میں محبت و پیار پیدا کرے۔

اعلان برائے اطلاع موصیان و دیگر احباب

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دفتر مقبرہ بہشتی ۸ بجے صبح سے ۹ بجے تک کھلا رہے گا۔ لہذا وہ تمام احباب جو اپنا حساب دیکھنا چاہتے ہوں یا کوئی اور امر قابل دریافت ہو۔ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر دریافت فرمالیں

(نصر اللہ خاں افسر مقبرہ بہشتی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرواہ نہ کرتا ہوا ہیڈ ماسٹری سے استعفا دے سکتا ہے۔ کہ لو میں اس سے الگ ہوتا ہوں۔ لیکن ایک خلیفہ خلافت سے نہیں ہٹ سکتا۔ اور وہ اس طرح جواب نہیں دے سکتا۔ اور یہی وہ منصب ہے۔ کہ اسپر قایم ہونے والے پیچھے ہٹنے کے اختیار سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ خلیفہ ہی وہ شخص ہوتا ہے۔ کہ جس کے ہاتھ بند ہوتے ہیں۔ اس لئے دوسرے کے مکہ کا جواب نہیں دے سکتا۔ اس کی زبان بھی بند ہوتی ہے۔ اور کسی شریف انسان کے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کوئی کمینگی نہیں ہو سکتی۔ کہ اس شخص پہ حملہ کیا جائے جسکی زبان اور ہاتھ بند ہوں جس شخص کے ہاتھ جواب دینے سے بند ہیں۔ اور جس کی زبان بھی بند ہے۔ اس پر حملہ کرنا نہایت کمینگی ہے۔ اگر خلیفہ کو دست بردار ہونے کا اختیار ہوتا تو کئی خلیفہ ایسے ہوتے۔ جو معترضوں کو کہدیتے کہ تو تم خلافت کو لیجا لو۔ ہم الگ ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ خلیفہ سے یہ اختیار چھین لیا جاتا ہے۔ اس لئے خواہ کیسی حالت ہو۔ وہ خلافت سے دست بردار ہونے کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔

مولویوں اور انگریزی خوانوں کو نصیحت

ان جوابوں کے بعد میں دونوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اگر اس قسم کے خیالات ان کے دل میں ہوں۔ تو ان کو نکال دیں۔ یاد رکھو کہ تفرقہ اندازی کسی طرح بھی مفید نہیں ہوتی۔ کوئی ترقی کرنے والی قوم کبھی دنیا میں ایسی نہیں گذری۔ جس کا ایک حصہ دنیاوی علوم کی طرف متوجہ نہ ہوا ہو۔ اور نہ کبھی کوئی دینی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ جس کا ایک حصہ دنیاوی علوم کی طرف توجہ نہ کرے۔ جس طرح کبھی کوئی مکان بغیر دیواروں کے نہیں بن سکتا۔ اور نہ قایم رہ سکتا ہے۔ اسی طرح وہ طبقہ جو زیادہ قابل ہو اس بات کے کہ وہ دنیوی طور پر سلسلہ کا عمود اور ستون ہو۔ اور مالی خدمت سلسلہ کی کرے۔ اس کے نہ ہونے سے بھی الٰہی جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ اسی طرح اگر مولویوں کو نکال دیا جائے۔ تب بھی جماعت قایم نہیں رہ سکتی۔ اور نہ ترقی کر سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ نہ انگریزی خوانوں کی ہے نہ مولویوں کی

یہ جماعت نہ انگریزی خوانوں سے بنی ہے۔ اور نہ مولویوں سے۔ جماعت احمدیہ کیا انہی دو طبقوں کے لوگ نہیں ہیں۔ بلکہ جماعت کا ۸۰ فی صدی حصہ ان دونوں کے علاوہ بھی ہے۔ اور وہ زیادہ سلسلہ کا کام کرتا ہے۔ ہاں ایک بات رہ گئی۔ کہ ایک انگریزی خواں شیخ عبد الرحمٰن مصری سے زیادہ جلدی حوالے نکال سکتا ہے۔ مگر حوالوں کے ساتھ علم کا کیا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود بھی دوسروں سے حوالے نکلوایا کرتے تھے۔ اسی طرح میں بھی دوسروں سے حوالے نکلواتا ہوں۔ مضمون بتا دیا اور آیتیں نکلوالیں۔ ایک دفعہ لاہور میں میں نے لیکچر دیا۔ اور حافظ روشن علی صاحب سے آیت پڑھوائی۔ تو ایک اخبار نویس نے لکھا کہ لیکچر تو اچھا تھا۔ لیکن ایک اور شخص سے پوچھ کر بولتے تھے۔ حوالہ نکالنا تو حافظ کا کام ہے۔ عالم کا کام مضمون تیار کرنا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ایک انگریزی خواں مولویوں سے زیادہ معارف بیان کر سکتا ہے۔ اور اس نے تو ایسی طرز سے کہا تھا کہ گویا اس انگریزی خواں نے معارف بیان بھی کر دیئے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو یہ ہمارے لئے خوشی کی بات ہے۔ لیکن اس سے انگریزی خواں علماء کی ضرورت سے مستغنی نہیں ہو سکتے۔

دیکھو نسخے تو سارے لوگ جانتے ہیں۔ لیکن اگر دنیا میں کوئی ڈاکٹر نہ رہے۔ تو نسخے بھی نہ رہیں۔ کیونکہ نسخے ڈاکٹروں کے ذریعہ سے ہی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح تم جو معارف بیان کرو گے۔ وہ [illegible] مولویوں سے سیکھے ہوئے خواہ تم بھی معارف بیان کرنے میں ترقی کر جاؤ۔ پھر بھی وہ مولویوں کے ہی بیان کردہ ہونگے۔ یا انہی کی تعلیم کا نتیجہ ہونگے۔ اور یہ معارف تب ہی حاصل ہو سکتے ہیں کہ ایک جماعت ایسی ہو۔ جو رات دن اس کام میں لگی رہے۔

جماعت کی مشینری کے پرزے

پس دونو کو اپنی جگہ پر سمجھنا چاہیئے۔ کہ دونوں جماعت کی مشینری کے پرزے ہیں۔ اگر انگریزی خواں انگلستان اور امریکہ وغیرہ میں کام کر رہے ہیں۔ تو وہ یہاں وہ کام نہیں کر سکتے جو مولوی کر رہے ہیں۔ پھر جو کام مولوی مصر ایران افغانستان وغیرہ ممالک میں کرتے ہیں۔ انگریزی خواں نہیں کر سکتے۔ پھر ان کے علاوہ اور لوگ ہیں۔ جو سلسلہ کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ ابھی ہمارا ایک بھائی محمد امین خاں بخارا سے ہو کر آیا ہے۔ جو نہ انگریزی خواں ہے۔ نہ عربی خواں۔ اس نے جو قربانیاں کی ہیں۔ وہ بہت بڑھی ہوئی ہیں وہ جیلخانوں میں رہا ہے۔ عربی خواں یا انگریزی خوانوں میں سے کون ہے جو جیلخانوں میں رہا ہو۔

تو جماعت کا ہر شخص کام کر رہا ہے۔ ادنےٰ سے ادنےٰ مخلص احمدی بھی خدمت کر رہا ہے۔ پس اپنے خیالات میں حسن ظنی کا مادہ رکھو۔ اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ وہی بچے ماں باپ کی محبت اور پیار کو کھینچتے ہیں۔ جو آپس میں محبت کے ساتھ رہتے ہیں۔ اسی طرح اگر تم خدا کے فضلوں اور اس کے رسول اور اس کے خلیفہ کی دعاؤں کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے دلوں سے بدظنی نکال دو۔ اور ہر ایک کو بھائی سمجھو۔ کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ تم میں محبت و پیار پیدا کرے۔

اعلان برائے اطلاع موصیان و دیگر احباب

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دفتر مقبرہ بہشتی ۸ بجے صبح سے ۹ بجے تک کھلا رہے گا۔ لہذا وہ تمام احباب جو اپنا حساب دیکھنا چاہتے ہوں یا کوئی اور امر قابل دریافت ہو۔ وہ وقت مقررہ تشریف لاویں۔ والسلام

(نصر اللہ خاں افسر مقبرہ بہشتی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاقہ ساندھن میں غیر احمدی مولویوں کے فتنہ کا نتیجہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آنور اور اسپار کی واپسی سے شدھی کرنے والوں کی کمر ٹوٹ چکی تھی اور وہ نا امید ہو کر خاص علاقہ سے اپنا بوریا بستر اٹھانے والے تھے۔ کہ علاقہ ساندھن کے ملکانہ مواضعات میں غیر احمدی مولویوں نے دورہ شروع کر دیا یہ علاقہ شروع کے حملے کے بعد اب تک کئی مہینوں سے بفضل خدا مامون اور محفوظ تھا۔ اور شروع سے ہمارے مبلغ وہاں کام کر رہے تھے۔ جب کبھی آریہ اس کا ارادہ کرتے۔ منہ کی کھاتے۔ مگر غیر احمدی کارکنان کو ہمارا اثر ناگوار گذرا۔ فوراً ہمارے خلاف عوام کو اس طرح بھڑکانا شروع کر دیا۔ کہ یہ بے دین ہیں۔ آریوں سے بدتر ہیں۔ جو سمجھدار تھے۔ انہوں نے حقیقت کو بھانپ لیا۔ اور کہدیا۔ کہ اگر مسلمانی ہے تو ان کی۔ تم خواہ ان کو کیسا ہی بُرا کہو۔ ہم تو ان کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ جو اس محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ مگر بعض کچے ڈگمگا گئے۔ اس خیال سے کہ آریوں کے لالچ دینے سے کبھی فائدہ نہ اٹھایا دین اسلام پر قایم رہے۔ تو قادیانیوں کے ذریعہ سے قایم رہے۔ اب ان کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ آریوں سے بدتر ہیں۔ اس سے تو یہی بہتر ہے۔ کہ آریوں سے تعلق پیدا کیا جائے۔ اس طرح آریوں کو فوراً موقع مل گیا۔ اور گو خدا تعالےٰ کے فضل سے خاص ساندھن ہمارے مبلغوں کی خاص کر جناب امیر المجاہدین چودہری فتح محمد خاں صاحب سیال کی توجہ سے شدھی سے بچ گیا مگر ارد گرد کے مواضعات میں بعض ملکانے آریوں کے آنے پر دام تزویر میں آ گئے۔ ایک ملکانہ حامیٔ شدھی کو جب بہت سمجھایا گیا۔ تو اس نے ساری حقیقت سے آگاہ کیا۔ کہ یہ شدھی کا سلسلہ خود غیر احمدی مولویوں نے ہی شروع کرایا ہے۔ انہوں نے خود بیان کیا۔ کہ قادیانی آریوں سے بدتر ہیں۔ جب تمہارے مبلغ جن پر ہم اتنا اعتماد رکھتے ہیں۔ جتنا کسی مولوی پر نہیں رکھتے۔ آریوں سے بدتر ہو گئے تو پھر لامحالہ آریہ ہی ہو جانا اچھا خیال کیا گیا۔

پھر شروع نومبر سے دوسری انجمنوں نے اس علاقہ کے متعلق ریشہ دوانیاں شروع کیں۔ مولوی محمد یعقوب خاں صاحب سیکرٹری انجمن دعوت تبلیغ نے اپنا ایک مدرس رائے بہا سے اٹھا کر فتح پورہ متصل ساندھن میں قایم کر دیا۔ اور مخالفت کا بازار گرم کرایا۔ اسی سلسلہ میں انجمن حمایت اسلام نے جو تازہ تازہ میدان ارتداد میں آئی ہے۔ اس جگہ محض تصادم کے لئے کیمپ لگا دیا۔ حالانکہ اور کئی مواضعات ملکانہ خالی پڑے تھے۔ اور ان کو اس امر کی طرف توجہ زبانی اور تحریری بھی دلائی گئی۔ کہ اس تصادم کا فائدہ نہیں ہو گا۔ آخر جو نتیجہ نکلا۔ وہ اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ۱۵ر نومبر کو ایک چٹھی مولوی محمد یعقوب خانصاحب سیکرٹری انجمن دعوۃ تبلیغ کو لکھی گئی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

جناب مکرم مولوی محمد یعقوب خاں صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ جب سے آپ نے یہاں کام شروع کیا ہے۔ آپ کی طرف سے ہم پر زیادتیاں ہوتی رہی ہیں۔ لیکن اسلامی تعلیم کے مطابق ہم نے برداشت کیا۔ اور دل میں آپ کی طرف سے کوئی میل نہیں رکھا۔ لیکن آپ کا یہ اب چوتھا حملہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ہماری خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ آپ کے مظالم کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) موضع رائے بہا ہمارے حلقہ میں تھا۔ آپ نے اس پر ہمارے علم اور اجازت کے بغیر قبضہ کر لیا۔ اور جب آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ اب وہاں سکول کھول دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سکول محض سقوں اور فقیروں میں کھولا گیا تھا۔ اور جیسا کہ نتیجہ سے ظاہر ہے۔ اسوقت تک ملکانوں میں کوئی کام نہیں ہوا۔

(۲) آپ نے حسن پور پر بھی خواہ مخواہ قبضہ کر لیا۔ حالانکہ ہماری طرف سے وہاں برابر دورہ ہوتا تھا۔ اور نصف کے قریب ملکانے واپس ہو چکے تھے۔ آپ کی خاطر سے یہ گاؤں بھی رائے بہا کی طرح چھوڑ دیا گیا۔ جس کا مجھے اب افسوس ہے۔ کیونکہ یہ محض آپ کی کمزوری تھی۔ کہ وہ گاؤں تمام کا تمام واپس ہو کر دوبارہ مرتد ہو گیا۔ اگر آپ مظلوم ملکانوں کی کماحقہٗ مدد کرتے۔ تو کبھی مرتد نہ ہوتے۔ آپ کی اس غلطی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آریوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور انہوں نے اسپار میں ہمارے مبلغ پر حملہ کیا۔ اور آپ کی غلطی کی اصلاح کے لئے ہمیں مقدمہ لڑنا پڑا۔

(۳) تیسرا حملہ آپ نے ایک اتہام کی صورت میں یہ کیا۔ کہ ہم نے آپ کے کسی مبلغ کو رشوت دے کر احمدی بنانے کی کوشش کی۔ آپ نے بغیر تحقیق اور مجھ سے استفسار کرنے کے لوگوں کے سامنے اس بات کو بیان کیا۔ اور اخباروں میں چھپوایا۔ میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ ہمارے پاس مبلغ آپ سے زیادہ موجود ہیں۔ لیکن ہمارے پاس روپیہ آپ سے کم ہے۔ احمدی جماعت غلاموں کی خریداری سے دنیا میں کام نہیں کر رہی۔ نہ ہمارے مبلغ مساجد کے ٹکڑگدا ہیں بلکہ قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح ہر ایک احمدی خواہ اس کا پیشہ کوئی ہو اسلام کا جاں نثار سپاہی ہے۔ اس لئے ہمیں نہ تو رشوت دینے کی ضرورت ہے۔ اور نہ اس قدر روپیہ ہے۔ مگر میرے عرض کر دینے کے بعد بھی آپ نے اس کی تردید نہیں کی۔ اس سے آپ کا یہ جرم دوگنا ہو جاتا ہے۔ مجھے حیرت ہے۔ کہ آپ کے دل میں ہمارے خلاف اس قدر کپٹ کیوں ہے۔

(۴) آپ کا چوتھا حملہ فتح پورہ اور ساندھن والا معاملہ ہے۔ آپ نے حمایت اسلام اور اپنی جمعیت کے مبلغوں کو محض فساد کے لئے اس علاقہ میں بھیج دیا ہے۔ دراصل یہ تینوں گاؤں ایک ہی گاؤں کا حکم رکھتے ہیں وہاں پہلے سے دو جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہماری جماعت اور ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاقہ ساندھن میں غیر احمدی مولویوں کے فتنہ کا نتیجہ

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے آنور اور اسپار کی واپسی سے شدھی کرنے والوں کی کمر ٹوٹ چکی تھی اور وہ ناامید ہو کر خاص علاقہ سے اپنا بوریا بستر اٹھانے والے تھے۔ کہ علاقہ ساندھن کے ملکانہ مواضعات میں غیر احمدی مولویوں نے دورہ شروع کر دیا یہ علاقہ شروع کے حملے کے بعد اب تک کئی مہینوں سے بفضل خدا مامون اور مصئون تھا۔ اور شروع سے ہمارے مبلغ وہاں کام کر رہے تھے۔ جب کبھی آریہ اس کا ارادہ کرتے۔ منہ کی کھاتے۔ مگر غیر احمدی کارکنان کو ہمارا اثر ناگوار گذرا۔ فوراً ہمارے خلاف عوام کو اس طرح بھڑکانا شروع کر دیا۔ کہ یہ بے دین ہیں۔ آریوں سے بدتر ہیں۔ جو سمجھدار تھے۔ انہوں نے حقیقت کو بھانپ لیا۔ اور کہدیا۔ کہ اگر مسلمانی سچی تو ان کی۔ تم خواہ ان کو کیسا ہی برا کہو۔ ہم تو ان کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ جو اس محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ مگر بعض کچے ڈگمگا گئے۔ اس خیال سے کہ آریوں کے لالچ دینے سے بھی فائدہ نہ اٹھایا دین اسلام پر قایم رہے۔ تو قادیانیوں کے ذریعہ سے قایم رہے۔ اب ان کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ آریوں سے بدتر ہیں۔ اس سے تو یہی بہتر ہے۔ کہ آریوں سے تعلق پیدا کیا جائے۔ اس طرح آریوں کو فوراً موقع مل گیا۔ اور گو خدا تعالےٰ کے فضل سے خاص ساندھن ہمارے مبلغوں کی خاص کر جناب امیر المجاہدین چودہری فتح محمد خان صاحب سیال کی توجہ سے [illegible] رہ گیا۔ مگر ارد گرد کے مواضعات میں بعض ملکانے آریوں کے آنے پر دام تزویر میں آگئے۔ ایک ملکانہ حامی شدھی کو جب بہت سمجھایا گیا۔ تو اس نے ساری حقیقت سے آگاہ کیا۔ کہ یہ شدھی کا سلسلہ خود غیر احمدی مولویوں نے ہی شروع کرایا ہے۔ انہوں نے خود بیان کیا۔ کہ قادیانی آریوں سے بدتر ہیں۔ جب تمہارے مبلغ جن پر ہم اتنا اعتماد رکھتے ہیں۔ جتنا کسی مولوی پر نہیں رکھتے۔ آریوں سے بدتر ہو گئے تو پھر لامحالہ آریہ ہی ہو جانا اچھا خیال کیا گیا۔

پھر شروع نومبر سے دوسری انجمنوں نے اس علاقہ کے متعلق ریشہ دوانیاں شروع کیں۔ مولوی محمد یعقوب خان صاحب سیکرٹری انجمن دعوت تبلیغ نے اپنا ایک مدرس رائے بہا سے اٹھا کر فتح پورہ متصل ساندھن میں قایم کر دیا۔ اور مخالفت کا بازار گرم کر دیا۔ اسی سلسلہ میں انجمن حمایت اسلام نے جو تازہ تازہ میدان ارتداد میں آئی ہے۔ اس جگہ محض تصادم کے لئے کیمپ لگا دیا۔ حالانکہ اور کئی مواضعات ملکانہ خالی پڑے تھے۔ اور ان کو اس امر کی طرف توجہ زبانی اور تحریری بھی دلائی گئی۔ کہ اس تصادم کا فائدہ نہیں ہوگا۔ آخر جو نتیجہ نکلا۔ وہ اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ۱۵ر نومبر کو ایک چٹھی مولوی محمد یعقوب خانصاحب سیکرٹری انجمن دعوۃ تبلیغ کو لکھی گئی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

جناب مکرم مولوی محمد یعقوب خان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جب سے آپ نے یہاں کام شروع کیا ہے۔ آپ کی طرف سے ہم پر زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ لیکن اسلامی تعلیم کے مطابق ہم نے برداشت کیا۔ اور دل میں آپ کی طرف سے کوئی میل نہیں رکھا۔ لیکن آپ کا یہ اب چوتھا حملہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ہماری خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ آپ کے مظالم کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) موضع رائے بہا ہمارے حلقہ میں تھا۔ آپ نے اس پر ہمارے علم اور اجازت کے بغیر قبضہ کر لیا۔ اور جب آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ اب وہاں سکول کھول دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سکول محض سقوں اور فقیروں میں کھولا گیا تھا۔ اور جیسا کہ نتیجہ سے ظاہر ہے۔ اس وقت تک ملکانوں میں کوئی کام نہیں ہوا۔

(۲) آپ نے حسن پور پر بھی خواہ مخواہ قبضہ کر لیا۔ حالانکہ ہماری طرف سے وہاں برابر دورہ ہوتا تھا۔ اور نصف کے قریب ملکانے واپس ہو چکے تھے۔ آپ کی خاطر سے یہ گاؤں بھی رائے بہا کی طرح چھوڑ دیا گیا۔ جس کا مجھے اب افسوس ہے۔ کیونکہ یہ محض آپ کی کمزوری تھی۔ کہ وہ گاؤں تمام کا تمام واپس ہو کر دوبارہ مرتد ہو گیا۔ اگر آپ مظلوم ملکانوں کی کماحقہٗ مدد کرتے۔ تو کبھی مرتد نہ ہوتے۔ آپ کی اس غلطی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آریوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور انہوں نے اسپار میں ہمارے مبلغ پر حملہ کیا۔ اور آپ کی غلطی کی اصلاح کے لئے ہمیں مقدمہ لڑنا پڑا۔

(۳) تیسرا حملہ آپ نے ایک اتہام کی صورت میں یہ کیا۔ کہ ہم نے آپ کے کسی مبلغ کو رشوت دے کر احمدی بنانے کی کوشش کی۔ آپ نے بغیر تحقیق اور مجھ سے استفسار کرنے کے لوگوں کے سامنے اس بات کو بیان کیا۔ اور اخباروں میں چھپوایا۔ میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ ہمارے پاس مبلغ آپ سے زیادہ موجود ہیں۔ لیکن ہمارے پاس روپیہ آپ سے کم ہے۔ احمدی جماعت غلاموں کی خریداری سے دنیا میں کام نہیں کر رہی۔ نہ ہمارے مبلغ مساجد کے ٹکڑگدا ہیں بلکہ قرن اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح ہر ایک احمدی خواہ اس کا پیشہ کوئی ہو اسلام کا جاں نثار سپاہی ہے۔ اس لئے ہمیں نہ تو رشوت دینے کی ضرورت ہے۔ اور نہ اس قدر روپیہ ہے۔ مگر میرے عرض کر دینے کے بعد بھی آپ نے اس کی تردید نہیں کی۔ اس سے آپ کا یہ جرم دوگنا ہو جاتا ہے۔ مجھے حیرت ہے۔ کہ آپ کے دل میں ہمارے خلاف اس قدر کپٹ کیوں ہے۔

(۴) آپ کا چوتھا حملہ فتح پورہ اور ساندھن والا معاملہ ہے۔ آپ نے حمایت اسلام اور اپنی جمعیت کے مبلغوں کو محض فساد کے لئے اس علاقہ میں بھیج دیا ہے۔ دراصل یہ تین گاؤں ایک ہی گاؤں کا حکم رکھتے ہیں وہاں پہلے سے دو جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہماری جماعت اور ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلقہ میں مزید دو جماعتوں کی ہرگز گنجائش نہیں۔ نیز آپ کے مولویوں نے جاتے ہی وہاں فساد کھڑا کر دیا ہے اور ہمارے آدمیوں کے سامنے برملا بیان کیا ہے کہ ہم لوگ تمہارے اثر کو زائل کرنے کے لئے آتے ہیں اور قسم قسم کے جھوٹے اتہامات مذہبی عقاید کے متعلق ہمارے اوپر لگا کر لوگوں کو ہمارے برخلاف اکسانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور سانڈھن کے گرد جس قدر نگلے ہیں۔ ان میں چکر لگایا جا رہا ہے۔ اور یہ ایسی حالت میں ہے۔ جب کہ آریہ لوگ عقاب کی طرح ان دیہات پر منڈلا رہے ہیں۔ میں ابھی وہاں سے آیا ہوں۔ اور یہ باتیں جو میں نے لکھی ہیں۔ میری اپنی تحقیقات کا نتیجہ ہیں۔ ہندو شدھی سبھا کے منتری کو میں آج فتح پورہ میں دیکھ کر آیا ہوں۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ فتح پورہ کے چند اور آدمیوں کو شدھی کیا جائے۔ اور اس بہانہ سے وہاں ہندوؤں اور مرتد ملکانوں کی خاص تعداد جمع کر کے سانڈھن پر حملہ کیا جائے۔ اور کسی مرتد سانڈھن کے گھر ڈیرا ڈالا جائے۔ مجھے امید ہے۔ کہ موقع کی نزاکت کو خیال رکھتے ہوئے موضع فتح پورہ کے متعلق جو آپ نے احکامات جاری کئے ہیں۔ ان کو منسوخ کر کے ان تازہ دم لوگوں کو ضلع متھرا کی تحصیل مانٹ اور سعدآباد میں روانہ فرمائیں گے۔ جہاں کہ میدان بالکل خالی پڑا ہے۔ اور جس کا بڑا اثر ضلع علی گڈھ پر بھی پڑ رہا ہے اسی طرح آپ حسن پور اور رائے بہا میں کوشش کریں۔ جس سے اسلام کو فائدہ اور ہمیں ہر طرح سے خوشی ہو گی۔ اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ اگر آپ کو ان گاؤں میں کامیابی ہو تو مجھے ایسی ہی خوشی ہو گی جیسے مجھے کسی اپنی کامیابی پر ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ کا فساد ٹھیک نہیں ہے۔ اگر عریضہ ہذا کے بعد آپ نے اور حمایت الاسلام لاہور نے اپنا رویہ نہ بدلا۔ تو مجھے مجبوراً آپ لوگوں کے مرکز میں لکھنا پڑے گا۔ اور اگر ان لوگوں کی طرف سے بھی خاطر خواہ انتظام نہ کیا گیا۔ تو پھر ہم بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے پر مجبور رہوں گے

والسلام ؛

خاکسار رفیع محمد خان۔ سیال۔ ایم۔ اے۔

امیر المجاہدین احمدیہ دار التبلیغ۔ آگرہ"

افسوس ہے۔ کہ اس کے بعد بھی انہوں نے اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ بلکہ ہمارے خلاف ایک لیکچر بھی سانڈھن میں دیا گیا۔ اور لوگوں کو مشتعل کیا گیا۔

خاکسار عبد اللہ خاں کھٹی عفا اللہ عنہ

نائب امیر المجاہدین۔ احمدیہ دار التبلیغ آگرہ

ایک ضروری اعلان سیکرٹریان تبلیغ و امتحان دینے والوں کیلئے

تمام سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت و تالیف و اشاعت سے التماس ہے۔ کہ وہ اس سال سالانہ جلسہ پر ضرور تشریف لاویں۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی دوست جلسے میں کسی عذر کی وجہ سے شامل نہ ہو سکیں تو وہ اپنا قائم مقام بھیج کر مشکور کریں۔ جو اس بات کا ذمہ وار ہو۔ کہ بعض ضروری ہدایات جو دی جائیں۔ انہیں پورے طور پر سمجھ کر احباب تک پہنچا دیں۔

نیز نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ایک کتاب چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ جس کا نام "ہماری نماز" ہے۔ اور وہ ان سیکرٹری صاحبان کو مفت دی جائیگی جو اپنے اپنے مقام میں احباب کو پڑھائیں یا سنائیں۔ اور اس کے مفہوم اور مطالب کو ذہن نشین کرائیں۔ نیز اس کتاب کی جماعت میں اشاعت کریں۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا امتحان ۔ ۳۰ جنوری کی صبح کو آٹھ بجے دفتر تعلیم و تربیت میں ہو گا۔ وہ احباب جو امتحان میں شامل ہونگے۔ اور نیز نظارت تعلیم و تربیت کے مدارس کے اساتذہ بھی وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔ اگر کسی کو معذرت ہو۔ اور وہ جلسے پر نہ آئیں۔ تو پہلے سے مطلع کر دیں۔ تا ان کے لئے علیحدہ انتظام کیا جائے۔

زین العابدین۔ ناظر تعلیم و تربیت و تالیف اشاعت۔

شکریہ احباب

عاجز راقم کے بخیریت قادیان دار الامان پہنچنے پر احباب کرام کے خطوط مبارکبادی مختلف شہروں سے انفراداً اور انجمنوں کی طرف سے بکثرت میرے پاس آئے ہیں۔ ان سب کا شکریہ بذریعہ اخبار عرض کر کے یہ لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ در اصل یہ مبارکباد سب آپ صاحبان کے لئے ہی ہے۔ کیونکہ میری کامیابی اور سلامتی کے ساتھ واپسی میرے زور بازو کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت کے مخلصین محبین کی دعاؤں اور توجہ کا نتیجہ ہے۔ اسکا عوض اللہ کریم ہی آپ سب کو دیگا۔ میں احباب کرام کے واسطے سفر میں دعائیں کرتا رہا ہوں۔ اور اب بھی کرتا ہوں۔ اور اپنے معزز دوستوں اور پیاروں سے یہ التجا کرتا ہوں۔ کہ وہ عاجز کے حق میں اپنی دعاؤں کے سلسلہ کو آئندہ بھی جاری رکھیں۔ اسکا ان کو ثواب ملیگا انشاء اللہ صادق سے محبت کرنے والا کبھی ضائع نہ ہو گا۔ اور خدا تعالےٰ اس کی دعاؤں کو قبول کریگا۔ والسلام

خادم۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ قادیان۔

بٹالہ میں استقبال کے متعلق اطلاع

امسال اسٹیشن بٹالہ پر احباب کے استقبال کیلئے جناب چودہری حاکم علی صاحب ماسٹر محمد طفیل صاحب۔ ماسٹر عبد العزیز خانصاحب اور مرزا برکت علی صاحب معہ اپنے معاونین کے ۲۲ دسمبر کی شام سے موجود ہونگے۔ جن دوستوں کو اسٹیشن بٹالہ پر خوراک یا رہائش یا سواری وغیرہ کے متعلق کوئی خاص ضرورت ہو۔ وہ جناب ماسٹر محمد طفیل صاحب کو معرفت منشی عبد اللہ خاں صاحب احمدی وثیقہ نویس مہمان خانہ احمدیہ بٹالہ اطلاع دیں۔ عبد الرحمن مصری خادم جلسہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلقہ میں مزید دو جماعتوں کی ہرگز گنجائش نہیں۔ نیز آپ کے مولیوں نے جاتے ہی وہاں فساد کھڑا کر دیا ہے اور ہمارے آدمیوں کے سامنے برملا بیان کیا ہے کہ ہم لوگ تمہارے اثر کو زائل کرنے کے لئے آتے ہیں اور قسم قسم کے جھوٹے اتہامات مذہبی عقاید کے متعلق ہمارے اوپر لگا کر لوگوں کو ہمارے برخلاف اکسانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور سادھن کے گرد جن قدر نکلے ہیں۔ ان میں چکر لگایا جا رہا ہے۔ اور یہ ایسی حالت میں ہے۔ جب کہ آریہ لوگ عقاب کی طرح ان دیہات پر منڈلا رہے ہیں۔ میں ابھی وہاں سے آیا ہوں۔ اور یہ باتیں جو میں نے لکھی ہیں۔ میری اپنی تحقیقات کا نتیجہ ہیں۔ ہندو شدھی سبھا کے منتری کو میں آج فتح پورہ میں دیکھ کر آیا ہوں۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ فتح پورہ کے چند اور آدمیوں کو شدھی کیا جائے۔ اور اس بہانہ سے وہاں ہندوؤں اور مرتد ملکانوں کی خاص تعداد جمع کر کے سادھن پر حملہ کیا جائے۔ اور لکھی مرتد سادھن کے گھر ڈیرا ڈالا جائے۔ مجھے امید ہے۔ کہ موقع کی نزاکت کو خیال رکھتے ہوئے موضع فتح پورہ کے متعلق جو آپ نے احکامات جاری کئے ہیں۔ ان کو منسوخ کر کے ان تازہ دم لوگوں کو ضلع متھرا کی تحصیل مات اور سعد آباد میں روانہ فرمائیں گے۔ جہاں کہ میدان بالکل خالی پڑا ہے۔ اور جس کا بڑا اثر ضلع علی گڈھ پر بھی پڑ رہا ہے اسی طرح آپ حسن پور اور رائے بہا میں کوشش کریں۔ جس سے اسلام کو فائدہ اور ہمیں ہر طرح سے خوشی ہو گی۔ اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ اگر آپ کو ان گاؤں میں کامیابی ہو تو مجھے ایسی ہی خوشی ہوگی جیسے مجھے کسی اپنی کامیابی پر ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ کا فساد ٹھیک نہیں ہے۔ اگر عریضہ ہذا کے بعد آپ نے اور حمایت الاسلام لاہور نے اپنا رویہ نہ بدلا۔ تو مجھے مجبوراً آپ لوگوں کے مرکز میں لکھنا پڑے گا۔ اور اگر ان لوگوں کی طرف سے بھی خاطر خواہ انتظام نہ کیا گیا۔ تو پھر ہم بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے پر مجبور ہوں گے

والسلام ؛

خاکسار فتح محمد خاں۔ سیال۔ ایم۔ اے۔

امیر المجاہدین احمدیہ دار التبلیغ۔ آگرہ "

افسوس ہے۔ کہ اس کے بعد بھی انہوں نے اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ بلکہ ہمارے خلاف ایک لیکچر بھی سادھن میں دیا گیا۔ اور لوگوں کو مشتعل کیا گیا۔

خاکسار عبد اللہ خاں بھٹی عفا اللہ عنہ

نائب امیر المجاہدین۔ احمدیہ دار التبلیغ آگرہ

ایک ضروری اعلان سیکرٹریان تبلیغ و امتحان دینے والوں کیلئے

تمام سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت و تالیف و اشاعت سے التماس ہے۔ کہ وہ اس سال سالانہ جلسہ پر ضرور تشریف لاویں۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی دوست جلسے میں کسی عذر کی وجہ سے شامل نہ ہو سکیں تو وہ اپنا قائم مقام بھیج کر مشکور کریں۔ جو اس بات کا ذمہ دار ہو۔ کہ بعض ضروری ہدایات جو دی جائیں۔ انہیں پورے طور پر سمجھ کر احباب تک پہنچا دیں۔

نیز نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ایک کتاب چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ جس کا نام "ہماری نماز" ہے۔ اور وہ ان سیکرٹری صاحبان کو مفت دی جائیگی جو اپنے اپنے مقام میں احباب کو پڑھائیں یا سنائیں۔ اور اس کے مفہوم اور مطالب کو ذہن نشین کرائیں۔ نیز اس کتاب کی جماعت میں اشاعت کریں۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی کتابوں کا امتحان ۳۰ جنوری کی صبح کو آٹھ بجے دفتر تعلیم و تربیت میں ہو گا۔ وہ احباب جو امتحان میں شامل ہونگے۔ اور نیز نظارت تعلیم و تربیت کے مدارس کے اساتذہ وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔ اگر کسی کو معذرت ہو۔ اور وہ جلسے پر نہ آئیں۔ تو پہلے سے مطلع کر دیں۔ تا ان کے لئے علیحدہ انتظام کیا جائے۔

زین العابدین۔ ناظر تعلیم و تربیت و تالیف اشاعت۔

شکریہ احباب

عاجز راقم کے بخیریت قادیان دار الامان پہنچنے پر احباب کرام کے خطوط مبارکبادی مختلف شہروں سے انفراداً اور انجمنوں کی طرف سے بکثرت میرے پاس آئے ہیں۔ ان سب کا شکریہ بذریعہ اخبار عرض کر کے یہ لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ دراصل یہ مبارکباد سب آپ صاحبان کے لئے ہی ہے۔ کیونکہ میری کامیابی اور سلامتی کے ساتھ واپسی میرے زور بازو کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت کے مخلصین محبین کی دعاؤں اور توجہ کا نتیجہ ہے۔ اسکا عوض اللہ کریم ہی آپ سب کو دیگا۔ میں احباب کرام کے واسطے سفر میں دعائیں کرتا رہا ہوں۔ اور اب بھی کرتا ہوں۔ اور اپنے معزز دوستوں اور پیاروں سے یہ التجا کرتا ہوں۔ کہ وہ عاجز کے حق میں اپنی دعاؤں کے سلسلہ کو آئندہ بھی جاری رکھیں۔ اسکا ان کو ثواب ملیگا انشاء اللہ صادق سے محبت کرنے والا کبھی ضائع نہ ہو گا۔ اور خدا تعالےٰ اس کی دعاؤں کو قبول کریگا۔ والسلام

خادم۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ قادیان۔

بٹالہ میں استقبال کے متعلق اطلاع

امسال اسٹیشن بٹالہ پر احباب کے استقبال کیلئے جناب چودہری حاکم علی صاحب ماسٹر محمد طفیل صاحب۔ ماسٹر عبد العزیز خانصاحب اور مرزا برکت علی صاحب معہ اپنے معاونین کے ۲۳ دسمبر کی شام سے موجود ہونگے۔ جن دوستوں کو اسٹیشن بٹالہ پر خوراک یا رہائش یا سواری وغیرہ کے متعلق کوئی خاص ضرورت ہو۔ وہ جناب ماسٹر محمد طفیل صاحب کو معرفت منشی عبد اللہ خاں صاحب احمدی وثیقہ نویس ڈاکخانہ احمدیہ بٹالہ اطلاع دیں۔ (عبد الرحمٰن مصری خادم جلسہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان ضروری

جلسہ قریب آرہا ہے تمام جماعتیں ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ملاقات کیا کرتی ہیں۔ اور یہ چونکہ اسکے کو وقت تھوڑا ہوتا ہے اور ملنے والے بہت ہوتے ہیں۔ بعض جماعتوں کو شکایت پیدا ہو جاتی ہے کہ وقت نہیں ملا۔ اور بعض دوستوں کو تکلیف ہوتی ہے اسلئے بہتر ہو کہ تمام جماعتوں کے کارکن اس بات کا انتظام کریں کہ ہر جماعت کے تمام دوست اکٹھے ملیں اور اسکے لیئے مجھے مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کس تاریخ یہاں تشریف لائیں گے تا ان کے لئے پہلے ہی وقت مقرر کر دیا جائے۔ اور انکو ملاقات میں آسانی ہو۔ جلسہ کے ایام میں عام طور پر زیادہ بھیڑ ہو جایا کرتی ہے اسلئے جو جماعت خاص وجوہات کی بنا پر اسدن ملنا چاہے وہ مجھے اطلاع دے تا اس امر کو مد نظر رکھا جا سکے جن احباب کو پچھلے موقعہ پر کوئی شکایت ہوئی تھی وہ خاکسار کو مطلع فرمائیں تا اس سال اسکی تلافی کی کوشش کی جائے۔ خاکسار رحیم بخش ایم اے۔ افسر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

کیا فتنہ ارتداد کے مقابلہ کیلئے آپ اپنی خدمات پیش کیں؟

جلسہ پر آنیوالے احباب جلسہ کیلئے تیار ہو کر آئیں کہ اگر انھوں نے فتنہ ارتداد کے مقابلہ کیلئے اپنی خدمات اسوقت تک پیش نہیں کیں تو جلسہ کے موقع پر ضرور اپنا نام پیش کر دیں۔ یقین رکھیں کہ خلوص نیت سے خدمت کرنیوالا سبیل اللہ کے فیوض و برکات سے مالا مال ہو سکتا ہے۔ اور یاد رکھیں کہ خدمت کا موقعہ ہمیشہ نہیں ملا کرتا۔ نہ توفیق کا اعتبار ہے اور نہ زندگی کا۔ پس خدمت دین کا جو یہ موقع ملا ہے اسے غنیمت جانکر اپنے نام پیش کر دیں اور مشکلات سے نہ گھبرائیں اور اپنا وہ عہد یاد رکھیں جو آپ خدا سے دوبارہ اپنے دل کی خوشی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کر چکے ہیں۔ کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ والسلام۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ناظم صیغہ انسداد فتنہ ارتداد قادیان

ریویو انگریزی کے خریدار اور ہم

جلسہ قریب آرہا ہے۔ جن دوستوں نے ریویو کی خریداری کو منظور کیا اور پھر چندہ ریویو ادا نہیں کیا ان سے ہم پوچھیں گے کہ اس سہل انگاری اور بے توجہی کے کیا معنے ہیں۔ چندہ امداد کرنا تو الگ رہا اگر قیمت کی ادائیگی میں بھی احباب اس قدر عدم توجہی سے کام لیں گے تو کام کس طرح چلے گا۔ خوب یاد رکھیں کہ ریویو انگریزی کے نقاص دور ہونا موقوف ہے اسبات پر کہ اسکی مالی حالت اچھی ہو۔ مگر اس کی مالی حالت اچھی نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کے خریدار اسکی ترقی کی طرف توجہ نہ کریں۔ پس جہاں میں ان خریداروں سے یہ درخواست کرتا ہوں جنھوں نے ابھی تک اپنی قیمت ادا نہیں کی۔ کہ جلسہ پر ضرور اپنا گذشتہ بقایا ادا فرمائیں وہاں اپنے تمام خریداروں بلکہ دوسرے دوستوں سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ اس جلسہ پر ہم کو کم از کم ایک نیا خریدار مہیا کر دیں اگر ہمارا انگریزی ریویو مضبوط ہو جاوے تو ممالک یورپ اور امریکہ میں یہ ہماری تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ بن سکتا ہے اور ہمارے بیرونی مشنوں کو بھی اس سے بڑی تقویت پہنچ سکتی ہے۔ پس احباب ضرور انگریزی ریویو کی طرف متوجہ ہوں اور حتی الوسع کوشش کریں کہ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں اسکی اشاعت پھیلے۔ اور بقایا دار بھی ضرور اس جلسہ پر اپنا بقایا ادا فرمائیں۔

اور جن خریداروں کو رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ہے۔ وہ براہ مہربانی اپنا پتہ درست کرا دیں۔ تا آئیندہ شکایت نہ ہو۔

خاکسار مرزا بشیر احمد مینجر و ایڈیٹر

ریویو انگریزی قادیان

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب ای۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ چہارم زیرہ ضلع فیروزپور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

نالش نمبر ۵۰۶ بابت ۱۹۲۳ء

موسی پسر کریم بخش ذات ارائیں ساکن شیرپور نائیاں

بنام

نبی بخش و الٰہی بخش پسران فخر الدین بالغان ذات ارائیں ساکن تلونڈی چوہدراں تحصیل سلطانپور ریاست کپورتھلہ و نظام الدین پسر اکبر الدین ذات ارائیں ساکن شیرپور نائیاں مدعاعلیہ مشتری

دعویٰ بذریعہ حق شفع

بحق ۱۱ کنال

مقدمہ مندرجہ صدر میں درخواست دیبان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہم مذکوران دیدہ و دانستہ تعمیل سمن اور حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں لہذا ہر سہ مدعا علیہم کو بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۷ جنوری ۱۹۲۴ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر جواب دہی مقدمہ ہذا کرو ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائیگی۔ آج بتاریخ ۷ دسمبر ۲۳ء کو بہ ثبت دستخط ہمارے روبرو عدالت کے جاری کیا گیا۔ دستخط سب جج زیرہ

ایک نادر موقع

قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کے لیئے مجھے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اسلیئے میں اپنا دو منزلہ مکان فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ قادیان میں رہائش کے خواہشمند سالانہ جلسہ پر مکان دیکھ کر قیمت کا مجھ سے زبانی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

محمد یوسف نورانی ایڈیٹر اخبار نور قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان ضروری

جلسہ قریب آرہا ہے تمام جماعتیں ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ملاقات کیا کرتی ہیں۔ اور بوجہ اسکے کہ وقت تھوڑا ہوتا ہے اور ملنے والے بہت ہوتے ہیں۔ بعض جماعتوں کو شکایت پیدا ہو جاتی ہے کہ وقت نہیں ملا۔ اور بعض دوستوں کو تکلیف ہوتی ہے اسلئے بہتر ہو کہ تمام جماعتوں کے کارکن اس بات کا انتظام کریں کہ ہر جماعت کے تمام دوست اکٹھے ملیں اور اسکے لیئے مجھے مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کس تاریخ یہاں جمع ہو جائینگے تا اُن کے لئے پہلے ہی وقت مقرر کر دیا جائے۔ ہوائی ملاقات میں آسانی ہو۔ ۲۴ تاریخ کو عام طور پر زیادہ بھیڑ ہو جایا کرتی ہے اسلئے جو جماعت خاص وجوہات کی بنا پر اسدن ملنا چاہے وہ مجھے اطلاع دے تا اس امر کو مدنظر رکھا جاسکے جن احباب کو پچھلے موقعہ پر کوئی شکایت ہوئی تھی وہ خاکسار کو مطلع فرمائیں تا اس سال اسکی تلافی کی کوشش کی جائے۔ خاکسار رحیم بخش ایم اے۔ افسر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

کیا فتنہ ارتداد کے مقابلہ کیلئے آپ اپنی خدمات پیش کریں؟

جلسہ پر آنیوالے احباب بات کیلئے تیار ہو کر آئیں کہ اگر انھوں نے فتنہ ارتداد کے مقابلہ کیلئے اپنی خدمات اسوقت تک پیش نہیں کیں تو جلسہ کے موقع پر ضرور اپنا نام پیش کر دیں۔ تین ماہ کی مخلصانہ خدمت آپکو مجاہد فی سبیل اللہ کے فیوض اور برکات سے مالا مال کر سکتی ہے۔ اور یاد رکھیں کہ خدمت کا موقعہ ہمیشہ نہیں ملا کرتا۔ نہ توفیق کا اعتبار ہے اور نہ زندگی کا۔ پس خدمت دین کا جو یہ موقع ملا ہے اسے غنیمت جانکر اپنا نام پیش کر دیں اور مشکلات سے نہ گھبرائیں اور اپنا وہ عہد یاد رکھیں جو آپ بار بار اپنے دلکی خوشی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کر چکے ہیں۔ کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے

الداعی خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر صیغہ انسداد فتنہ ارتداد قادیان

ریویو انگریزی کے خریدار اور ہم

جلسہ قریب آرہا ہے۔ جن دوستوں نے ریویو کی خریداری کو منظور کیا اور پھر چندہ ریویو ادا نہیں کیا ان سے ہم پوچھیں گے کہ اس سہل انگاری اور بے توجہی کے کیا معنے ہیں۔ چندہ امداد کرنا تو الگ رہا اگر قیمت کی ادائیگی میں ہی احباب اس قدر عدم توجہی سے کام لیں گے تو کام کسطرح چلے گا۔ خوب یاد رکھیں کہ ریویو انگریزی کے نقائص دور ہونا موقوف ہے اسبات پر کہ اسکی مالی حالت اچھی ہو۔ مگر اس کی مالی حالت اچھی نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کے خریدار اسکی ترقی کی طرف توجہ نہ کریں۔ پس یہاں میں ان خریداروں سے یہ درخواست کرتا ہوں جنھوں نے ابھی تک اپنی قیمت ادا نہیں کی۔ کہ جلسہ پر ضرور اپنا گذشتہ بقایا ادا فرمائیں وہاں اپنے تمام خریداروں بلکہ دوسرے دوستوں سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ اس جلسہ پر ہم کو ضرور کم از کم ایک نیا خریدار مہیا کر دیں۔ اگر ہمارا انگریزی ریویو مضبوط ہو جاوے تو ممالک یورپ اور امریکہ میں یہ ہماری تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ بن سکتا ہے اور ہمارے بیرونی مشنوں کو بھی اس سے بڑی تقویت پہنچ سکتی ہے۔ پس احباب ضرور انگریزی ریویو کی طرف متوجہ ہوں اور حتی الوسع کوشش کریں کہ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں اسکی اشاعت پھیلے۔ اور بقایا دار بھی ضرور اس جلسہ پر اپنا بقایا ادا فرمائیں۔

اور جن خریداروں کو رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ہے۔ وہ براہ مہربانی اپنا پتہ درست کرا دیں۔ تا آیندہ شکایت نہ ہو۔

خاکسار مرزا بشیر احمد مینجر و ایڈیٹر

ریویو انگریزی قادیان

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب ای۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ چہارم زیرہ ضلع فیروزپور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

نالش نمبر ۵۰۶ بابت ۱۹۲۳ء

موسیٰ پسر کریم بخش ذات ارائیں ساکن شیرپور نائیاں

بنام

نبی بخش و الٰہی بخش پسران فخر الدین بالغان ذات ارائیں ساکن تلونڈی چوہدران تحصیل سلطانپور ریاست کپورتھلہ و نظام الدین پسر اکبر الدین ذات ارائیں ساکن شیرپور نائیاں مدعا علیہ مشتری

دعوےٰ بذریعہ حق شفع

بعہ کنال

مقدمہ مندرجہ صدر میں درخواست وبیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہم مذکوران دیدہ و دانستہ تعمیل سمن اور حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں لہذا ہرسہ مدعا علیہم کو بذریعہ اشتہار ہذا آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۷ جنوری ۱۹۲۴ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ ہذا کریں ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائیگی۔ آج بتاریخ ۷ دسمبر ۱۹۲۳ء کو بہ ثبت دستخط ہمارے روبرو عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط سب جج زیرہ

ایک نادر موقع

قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کے لیئے مجھے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اسلیئے میں اپنا دو منزلہ مکان فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ قادیان میں رہائش کے خواہشمند سالانہ جلسہ پر مکان دیکھ کر قیمت کا مجھ سے زبانی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

محمد یوسف نورانی ایڈیٹر اخبار نور قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں زمین خریدنے کے خواہشمند احباب

کو اطلاع ہو کہ خاکسار کی معرفت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین خریدی جا سکتی ہے۔ نیز قادیان میں اور قادیان کے قریب کچھ زرعی اراضی بھی مل سکتی ہے۔ سکنی اراضی کے نقشہ جات خاکسار کے پاس تیار رہتے ہیں۔ ان سے موقعہ اور حیثیت کا پتہ لگ سکتا ہے اور قیمت موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ مقرر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض مکانات بھی قادیان کی پرانی اور نئی آبادی میں قابل فروخت موجود ہیں خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت کریں یا جلسہ کے موقعہ پر زبانی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ مرزا بشیر احمد قادیان

سب اوورسیر

اوورسیر ۔ سب انجینیر پراسپکٹس مینجر سول انجینیرنگ کالج پشاور سے مفت طلب فرمائیے

ہر ایک احمدی کو خرید نا چاہئیے

۱:۵۰

ایک ہزار پچاس دلائل کا مجموعہ

احمدیہ پاکٹ بک

جس کی عرصہ سے مانگ تھی اب دوبارہ بفضل خدا تعالیٰ چھپکر طیار ہو گئی ہے۔ دلائل و مضامین پہلے سے دگنے کر دیئے گئے ہیں جلد مضبوط۔ آریوں۔ عیسائیوں۔ دہریوں۔ سکھوں۔ غیر احمدیوں۔ غیر مبایع۔ غرضیکہ تمام مقابلہ میں آنیوالے مذاہب کے لیئے ایسا نہایت کار آمد اور مفید ذخیرہ جمع کیا گیا ہے

قیمت مجلد عہ

سیرت المہدی

مولفہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ قریباً تیار ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ۔ قیمت عہ

جلسہ پر آنیوالے احباب

نئی اور پرانی کتب سلسلہ احمدیہ کی فہرست

کتاب گھر قادیان سے مفت حاصل کریں جہاں سے ہر ایک کتاب سلسلہ کی بآسانی مل سکے گی۔

کتاب گھر قادیان

تریاق چشم اور سارٹیفکٹ

نمبر ۱۔ نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ سول سرجن صاحب کیمل پور۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ میں نے سفوف مذکورہ کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

نمبر ۲۔ شیخ نور الٰہی صاحب ایم۔ اے۔ آئی۔ ایس انسپکٹر آف سکولز ڈویژن ملتان تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم بندہ تسلیم تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے۔

نمبر ۳۔ اخبار ذوالفقار شیعہ لاہور بعنوان "تنقید" یہ ایک پوڈر ہے جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی گڑھی شاہ ضلع گجرات پنجاب نے بھیجا ہے اسکو ہم نے اپنے خاندانی ممبر بچوں پر استعمال کیا میرے لڑکے کو گرمیوں سے آشوب چشم کی وجہ سے ککرے پڑ گئے تھے جسکی عمر ۹ سال کی ہے ۳ یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی۔ ایک اور بچہ کو عرصہ دو ماہ سے آشوب چشم تھا۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جائیگا۔ مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اسکی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ ہمنے بھی اپنی تندرست آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائی جس نے نظر کو بہت فائدہ کیا۔ درحقیقت یہ دوا نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے ناظرین اسکو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں زود اثر آنکھوں کی بیماریوں کے واسطے اور کوئی دوا نہیں ہے جو بہتر اور فائدہ مند ہو سکے اسکے فوائد کے مقابلہ میں قیمت صرف عہ تو کچھ حقیقت نہیں ہے اسکی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جو بذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم۔ گجرات گڑھی شاہ دولہ (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں زمین خریدنے کے خواہشمند احباب

کو اطلاع ہو کہ خاکسار کی معرفت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین خریدی جا سکتی ہے۔ نیز قادیان میں اور قادیان کے قریب کچھ زرعی اراضی بھی مل سکتی ہے۔ سکنی اراضی کے نقشہ جات خاکسار کے پاس تیار رہتے ہیں۔ ان سے موقعہ اور حیثیت کا پتہ لگ سکتا ہے اور قیمت موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ مقرر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض مکانات بھی قادیان کی پرانی اور نئی آبادی میں قابل فروخت موجود ہیں خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت کریں یا جلسہ کے موقع پر زبانی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ مرزا البشیر احمد قادیان

سب اوورسیر

اوورسیر۔ سب انجینیر پبلک اپکٹش میجر سول انجینیرنگ کالج پشاور سے مفت طلب فرمایئے

ہر ایک احمدی کو خرید نا چاہیئے

۱۰۵۰

ایکہزار پچاس دلائل کا مجموعہ

احمدیہ پاکٹ بک

جس کی عرصہ سے مانگ تھی اب دوبارہ بفضل خدا تعالیٰ چھپکر طیار ہو گئی ہے۔ دلائل و مضامین پہلے سے دگنے کر دیئے گئے ہیں جلد مضبوط۔ آریوں۔ عیسائیوں۔ دہریوں۔ سکھوں۔ غیر احمدیوں۔ غیر مبایع۔ غرضیکہ تمام مقابلہ میں آنیوالے مذاہب کے لیئے ہمیں نہایت کار آمد اور مفید ذخیرہ جمع کیا گیا ہے

قیمت مجلد عہ

سیرت المہدی

مولفہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ قریباً تیار ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ قیمت عہ

جلسہ پر آنیوالے احباب

نئی اور پرانی کتب سلسلہ احمدیہ کی فہرست کتاب گھر قادیان سے مفت حاصل کر لیں جہاں سے ہر ایک کتاب سلسلہ کی باسانی مل سکے گی۔

کتاب گھر قادیان

تریاق چشم اور سارٹیفکٹ

نمبر ۱۔ نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ سول سرجن صاحب کیمل پور میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا میں نے سفوف مذکورہ کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے ظاہر ہوتا ہے +

نمبر ۱۲۔ شیخ نور الٰہی صاحب ایم اے۔ آئی۔ ایس۔ انسپکٹر آف سکولز ڈویژن ملتان تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم بندہ تسلیم تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے۔

نمبر ۱۳۔ اخبار ذوالفقار شیعہ لاہور بعنوان "تنقید" یہ ایک پوڈر ہے جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی گڑھی شاہ دولہ گجرات پنجاب نے بھیجا ہے اسکو ہم نے اپنے خاندانی ممبر بچوں پر استعمال کیا میرے لڑکے کو گرمیوں سے آشوب چشم کی وجہ سے ککرے پڑ گئے تھے جسکی عمر ۸ سال کی ہے ۱۰ یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی۔ ایک اور بچہ کو عرصہ دو ماہ سے آشوب چشم تھا۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جائیگا۔ مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اُسکی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ ہمنے بھی اپنی تندرست آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائی جس سے نظر کو بہت فائدہ کیا۔ درحقیقت یہ دوا نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے جو تیر بہدف کا کام دیتی ہو ناظرین اسکو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں بڑود اثر آنکھوں کی بیماریوں کے واسطے اور کوئی دوا نہیں ہے جو بیضرر اور فائدہ مند ہو سکے اسکے فوائد کے مقابلہ میں قیمت صرف عہ فی تولہ کچھ حقیقت نہیں ہو اسکی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جو ذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم۔ گجرات گڑھی شاہ دولہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ پر آنیوالے احباب کیلئے تحفہ

جو اصحاب امسال جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں اُن میں سے ہر ایک خواندہ احباب مندرجہ ذیل چار تحفے کار آمد اور لابد ضرور لیتے جائیں۔ "انیسویں صدی کا دہریہ" ۱۰ ار "مشین گن" ۴ ار "تاریپیڈو یا چھوت چھات کی تحریک" ۴ ار "ہدایات زریں" ۱۰ ار مجلد ۲ ار "التنقید" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سارکس میں مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دفن ہونے کا حقیقی جواب جس کی تردید ناممکن اور محال ہے۔ ۳ ار مجموعی قیمت پانچوں کی صرف دو روپیہ ہے۔

ملنے کا پتہ

فاروق بک ایجنسی قادیان فاروق منزل

چھوت چھات کی تحریک

خدا کے فضل سے ایک رسالہ جس میں مکمل طور سے چھوت چھات کے وہ نقصانات جو ہندوؤں سے مسلمانوں کو پہنچ رہے ہیں بالتفصیل بیان کر کے اُن سے بچنے اور آئندہ باعزت زندگی بسر کرنے کی تجاویز بتائی گئی ہیں۔ اس رسالہ کی لاکھوں تک اشاعت ہونی چاہیئے۔ اور ہر ایک مسلمان گھر میں اسکا پہنچانا ہمدردان قوم اور ذی ثروت اہل اسلام کا کام ہے۔ اس نافع الناس رسالہ کا نام

"تارپیڈو"

ہے جو چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ قیمت فی کاپی ۴ ار ایک روپیہ سے کم کا وی پی نہ بھیجا جائے گا ایک کاپی کے لئے ۵ ر کے ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے منگوا لیں۔

منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان

ضلع گورداسپور پنجاب

پانسو صفحہ کی کتاب مفت

حضرت علامہ سید ابوالبرکات صاحب محقق دہلوی جانشین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے صداقت احمدیت پر ۱۳۴۱ھ میں ایک نایاب کتاب لکھی تھی جس میں صداقت احمدیت پر ۱۳۰۴ دلائل درج فرمائے اور دلائل بھی ایسے ہیں بلکہ اسکی تردید لکھنے والے کو ۱۳۰۴ روپیہ بھی انعام مقرر کیا جو اسقدر مقبول ہوئی کہ ۱۳۰۴ گھنٹہ میں تمام فروخت ہو گئی اب اسکا دوسرا ایڈیشن نہایت احتیاط سے عمدہ کاغذ پر اضافہ کے ساتھ چھپکر تیار ہو گیا یعنی پہلا ایڈیشن ۳۰۴ صفحہ کا تھا اور تازہ ایڈیشن پانچسو صفحہ کا ہے جسکے متعلق ہر احمدی کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب ہر احمدی کی ہر وقت جیب میں رہنی چاہئے اسلئے ایسی تصنیف حضرت صاحب نے سلسلہ کے جلیل القدر لوگوں کی جملہ کتابوں کا عطر بیچکر رکھدیا ہے کوئی ایسا مسئلہ نہیں جسپر اسمیں مفصل بحث موجود نہ ہو پھر بھی یہ شرط ہے کہ آپ کتاب منگوالیجئے اور مکمل مطالعہ کیجئے ناپسند ہو تو واپس کر کے قیمت منگوالیجئے خریداری کا اگر عذر جلد ختم ہو گئی ہے اور قیمت ۱۲ ار (پتہ) منیجر روزانہ دعوۃ الاسلام کوچہ پنڈت دہلی +

اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول کی طبی قابلیت کا ہر دوست اور دشمن سب مانتے ہیں آپ کا یہ مجرب سرمہ ہے جس میں موتی و ممیرہ وغیرہ قیمتی اشیاء پڑتی ہیں اور کارخانہ خود نے بڑی محنت و شوق و اہتمام سے تیار کرایا ہے۔ ضعف بصر ککرے خارش چشم پھولا جالا پانی بہنا دھند پڑبال ابتدائی موتیا بند غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے سکے گا تا استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ تازہ شہادت جناب سکینۃ النساء صاحبہ ہیڈ مسٹرس قادیان گرلز سکول لکھتی ہیں کہ میری آنکھوں سے زیادہ مطالعہ کرنے سے پانی بہتا تھا اور خارش ہوتی تھی لیکن جب سے آپکے اس مجرب سرمہ کو استعمال کیا ہے بہت کچھ فائدہ ہے اور بینائی بھی بڑھتی محسوس ہوتی ہے۔ خاص کر کثرت مطالعہ کی جس عادت ہو اسکے لئے یہ خاص نعمت ہے اسکو اعلیٰ رتبہ مور اہل مفید نعمت کے ایجاد کا عطا فرمائی مجھ کو یہ اتنا مفید ثابت ہوا جتنا کہ یہ معمولی سرمہ۔ مشتہر (منیجر اخبار نور قادیان)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِی

جوہر شفاء ۔ نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جسکا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی خشک یا تر۔ بلغم میں خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرنا۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سبکو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم۔ جو سو روپیہ کو بھی مفت۔ فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک جو ایکماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اسکا مطب میں رکھنا ضروری ہے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ پتہ ایس عزیز الرحمن قادر بخش انجنیئر قادیان۔ گورداسپور

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا بتایا ہوا ہے جو امراض شکم خاصکر قبض کے لئے بہت مفید ہے آپنے فرمایا کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپکے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ۵۰ برس کی عمر تک استعمال کیا اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اسلئے کم از کم اسکی کچھ گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں تاکہ ایسے موقعہ پر کام آویں صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمائیں انشاء اللہ شکایت دور ہو جائیگی قیمت فی صد معہ محصول عہ (عزیز ہوٹل۔ قادیان)

رشتہ کی ضرورت

ایک معزز خاندان شکیل نوجوان پختہ احمدی عمر ۲۷ سال قوم شیخ سکونت ضلع میرٹھ سابقہ اہلیہ متوفی صرف ایک لڑکا۔ بہن بھنوئی والدین بھائی سب احمدی گورنمنٹی ملازم ۴۵ روپیہ معہ بھتہ تنخواہ دار کو سر دست بلا انتظار کامل جوان سلیقہ دار کشیدہ قد قبول صورت سفید رنگ دیندار شریف القوم تندرست بالیدہ قوی شہری ہو یا مہذب دیہاتی احمدی برادری میں رشتہ کی ضرورت خط و کتابت معرفت شیخ عبدالرشید امیر جماعت احمدیہ محلہ نگمانہ صدر بازار میرٹھ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)